صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

مباحثات

بروز جمعرات مورخہ 10 ستمبر 2015ء

(بمطابق 25 ذیقعدہ 1436ء ہجری)

جلد 15 | شمارہ 61

سرکاری رپورٹ

مندرجات | صفحہ نمبر

مندرجات	صفحہ نمبر
1۔ تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ	2606
2۔ اراکین کی رخصت	2607
3۔ مسئلہ استحقاق	2607
4۔۔ قرار دادیں	2608
5۔ غیر سرکاری مسودہ قانون (دوسری ترمیم) بابت خیبر پختونخوا معلومات تک رسائی کا زیر غور لایا جانا	2610
6۔ غیر سرکاری مسودہ قانون (دوسری ترمیم) بابت خیبر پختونخوا معلومات تک رسائی کا پاس کیا جانا	2615
7۔ صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا کے قواعد، انضباط وطریقہ کار مجریہ 1988 میں ترامیم کا مسودہ ایوان میں متعارف کرانے کیلئے اجازت کا طلب کیا جانا	2616

8۔اسمبلی کے قواعد،انضباط وطریقہ کار مجریہ 1988 میں ترامیم کا مسودہ مجلس قائمہ برائے
صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا کے قواعد،انضباط وطریقہ کار،استحقاقات وحکومتی یقین دہانیاں،
کے سپرد کیا جانا 2616
9۔ذاتی وضاحت 2618

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعرات مورخہ 10 ستمبر 2015ء بمطابق 25 ذیقعدہ1436ہجری بعداز دوپہر تین بجکر چالیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر،اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطَٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمَٰنِ الرَّحِیمِ۔

وَلَا تَكُونُواْ كَٱلَّذِينَ تَفَرَّقُواْ وَٱخْتَلَفُواْ مِنۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ ٱلْبَيِّنَٰتُ ۚ وَأُوْلَٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ ۚ فَأَمَّا ٱلَّذِينَ ٱسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ أَكَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَٰنِكُمْ فَذُوقُواْ ٱلْعَذَابَ بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ ۝ وَأَمَّا ٱلَّذِينَ ٱبْيَضَّتْ وُجُوهُهُمْ فَفِى رَحْمَةِ ٱللَّهِ ۖ هُمْ فِيهَا خَٰلِدُونَ۔

(ترجمہ): اور ان لوگوں کی طرح نہ ہونا جو متفرق ہو گئے اور احکام بین آنے کے بعد ایک دوسرے سے (خلاف و) اختلاف کرنے لگے یہ وہ لوگ ہیں جن کو قیامت کے دن بڑا عذاب ہوگا۔ جس دن بہت سے منہ سفید ہوں گے اور بہت سے منہ سیاہ تو جن لوگوں کے منہ سیاہ ہوں گے (ان سے خدا فرمائے گا) کیا تم ایمان لاکر کافر ہو گئے تھے؟ سو (اب) اس کفر کے بدلے عذاب (کے مزے) چکھو۔ اور جن لوگوں کے منہ سفید ہوں گے وہ خدا کی رحمت (کے باغوں) میں ہوں گے اور ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ و آخِرُ الدَعوَانا أَنِ ٱلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: اچھا، یہ چھٹی کی، یہ چھٹی کی کچھ درخواستیں ہیں۔۔۔۔۔

جناب بخت بیدار: سپیکر صاحب! زما یو پوائنٹ آف آرڈر دے۔

جناب سپیکر: وہ میں آپ کو موقع دوں گا، میں آپ کو خود بتادوں گا ان شاء اللہ، میں آپ کو خود بتادوں گا۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: یہ کچھ چھٹی کی درخواستیں ہیں: محترمہ ڈاکٹر مہر تاج روغانی، 10-09-2015 و 11-09-2015؛ جناب صالح محمد صاحب، ایم پی اے 10-09-2015؛ جناب احمد خان بہادر، 10-09-2015 و 11-09-2015؛ جناب زاہد خان درانی، 10-09-2015؛ جناب فضل حکیم صاحب، 10-09-2015؛ جناب عزیز اللہ خان، 10-09-2015؛ محترمہ نادیہ شیر صاحبہ، 10-09-2015؛ جناب راجہ فیصل زمان صاحب، 10-09-2015؛ محترمہ دینا ناز صاحبہ، 10-09-2015 و 11-09-2015؛ جناب فریڈرک عظیم صاحب، ایم پی اے 10-09-2015؛ منظور ہیں جی؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر: اور یہ کچھ اور بھی، محترمہ رومانہ جلیل صاحبہ پورے اجلاس کیلئے اور فوزیہ بی بی 10 تاریخ کیلئے، منظور ہیں جی؟

(تحریک منظور کی گئی)

مسئلہ استحقاق

Mr. Speaker: Mr. Fazal Elahi, MPA, to please move his Privilege Motion No. 73.

جناب فضل الہیٰ (پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات): شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ مورخہ 02 ستمبر 2015 کو میں نے شاہ پور پولیس سٹیشن کے انچارج فضل اکبر خان سے فون پر حافظ ثناء اللہ ولد شیخ نظام الدین کی غیر قانونی حراست کے حوالے سے بات کی، تھانے کے انچارج فضل اکبر خٹک نے انتہائی گستاخانہ انداز میں اور میرے ساتھ کافی بدتمیزی میں جو بات کی ہے، جو سیکشن 25۔۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر رکن اسمبلی، جناب ضیاء اللہ آفریدی پروڈکشن آرڈر کے تحت ایوان میں تشریف لے آئے)

(تالیاں)

پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات: کے شیڈول، سیریل نمبر 28 کے تحت تحریک استحقاق کے زمرے میں آتا ہے، لہذا میرے اس استحقاق کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر، لاء منسٹر پلیز۔

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): ٹھیک ہے جی، ہاؤس کو Put کر دیں۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Privilege Motion, moved by the honourable Member, may be referred to the Privilege Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it.

قراردادیں

Mr. Speaker: Item No. 05, Syed Jafar Shah, MPA, to please move his resolution No. 606, in the House.

جناب جعفر شاہ: تھینک یو، جناب سپیکر۔ یہ قرارداد ہے: بالائی سوات میں سال 2010 کے سیلاب کی وجہ سے مدین، بحرین اور کالام میں ٹیلیفون لائن کا نظام تباہ ہو چکا ہے، کافی عرصہ گزرنے کے باوجود ٹیلیفون لائن کا نظام تاحال بحال نہیں ہو سکا اور عوام کو سخت تکالیف کا سامنا ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ بالائی سوات کے علاقوں مدین، بحرین اور کالام میں ٹیلیفون لائنوں کا سسٹم بحال کیا جائے۔ شکریہ جی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously. Madam Uzma Khan, MPA to please move her resolution No. 643, not present, lapsed. Mr. Saleem Khan, MPA. Syed Sardar Hussain Shah.

جناب سلیم خان: چونکہ ضلع چترال میں گولن گول کے مقام پر 106 میگاواٹ کا ایک بجلی گھر زیر تعمیر ہے اور اپنی تکمیل کے آخری مرحلے میں ہے اور مزید بھی نئے بجلی گھر بنانے کے منصوبے منظور ہو چکے ہیں، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ چترال کے عوام کو لوڈشیڈنگ سے نجات دلانے کی خاطر اور ضروریات کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے چترال

کے اندر ہی واپڈا کا گرڈ سٹیشن بنایا جائے اور مذکورہ گرڈ سٹیشن سے ہی 30 میگاواٹ بجلی رعایتی نرخ پر ضلع چترال کے عوام کو دی جائے۔

<u>جناب سپیکر</u>: لاء منسٹر۔

<u>Minister for Law</u>: Agreed.

<u>Mr. Speaker</u>: Okay. The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously. Nawabzada Wali Muhammad, Nawabzada Wali Muhammad Sahib, please.

<u>نوابزادہ ولی محمد خان</u>: ډیرہ مهربانی جی۔ جناب سپیکر صاحب! قرارداد نمبر 620: چونکہ صوبہ خیبر پختونخوا میں کوہستان، بٹگرام، تورغر اور شانگلہ کے اضلاع تعلیمی لحاظ سے بہت پسماندہ اضلاع ہیں اور تعلیمی اداروں کی کمی کی وجہ سے شرح تعلیم بھی کم ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ ضلع کوہستان، شانگلہ، بٹگرام اور تورغر پر مشتمل صوبائی پبلک سروس کمیشن میں ایک زون نمبر 6 کا قیام عمل میں لایا جائے اور اس کیلئے تمام ضروری اقدامات اٹھائے جائیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: لاء منسٹر!

<u>Minister for Law:</u> Agreed.

<u>Mr. Speaker:</u> Agreed?

<u>وزیر قانون</u>: جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: اچھا جی۔ مفتی جانان صاحب۔ آپ نے تو بہت بڑا Favour دے دیا (مداخلت)

ہاں جی؟ اچھا۔

<u>مفتی سید جانان</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

<u>جناب سپیکر</u>: یہ آپ پڑھ لیں، جی جی۔

<u>مفتی سید جانان</u>: جناب سپیکر صاحب! ستاسو توجه، د دې ایون توجه یو اهمې مسئلې طرف ته اړول غواړم-----

<u>جناب سپیکر</u>: اچھا یہ چلو، یہ میں ہاؤس کے سامنے لاتا ہوں، اس کے بعد مفتی صاحب۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously. لاء منسٹر صاحب! آپ نے بہت بڑی مہربانی کر دی آپ نے۔

غیر سرکاری مسودہ قانون (دوسری ترمیم) بابت خیبر پختونخوا معلومات تک رسائی کا زیر غور لایا جانا

جناب سپیکر: آئٹم نمبر 7: مسٹر شوکت علی یوسفزئی، ایم پی اے۔

Mr. Shaukat Ali Yousafzai: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ Mr. Speaker, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Right to Information (Second Amendment) Bill, 2015 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Right to Information (Second Amendment) Bill, 2015 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it.

جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر صاحب! یو منټ۔

جناب سپیکر: جی، د دې نه پس تا له درکوم۔۔۔۔

جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: چلو وہ Explain ہو جائے گا جی، Passage Stage۔۔۔۔۔

جناب جعفر شاہ: یہ Explain تو کم از کم کریں۔

جناب سپیکر: آپ اس کا امتحان لے رہے ہیں۔ جی جی۔

جناب شوکت علی یوسفزئی: نه دې ملګرى تپوس اوکړو نو زه به ورته اووايم چې دا۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی، آپ اس طرف دیکھیں، پلیز۔

جناب شوکت علی یوسفزئی: جی جی۔ جناب سپیکر! چونکہ رائٹ ٹو انفارمیشن ایکٹ بنا تھا اسلئے کہ جہاں بھی Public money use ہوتی ہے، جہاں بھی کوئی فیصلے ہوتے ہیں تو یہ پبلک کیلئے اوپن کرنا چاہتے تھے اور اس کا مقصد یہ تھا کہ ہر ادارے کے اندر شفافیت آجائے، بعد میں جب ایک امنڈمنٹ آگئی کہ اسمبلی کو اس سے مستثنیٰ کر دیا گیا تو اس پہ پھر بعد میں فیصلہ ہوا کہ نہیں اسمبلی کو بھی اگر کوئی رسائی چاہتا ہے کہ اسمبلی کے حوالے سے کوئی معلومات حاصل کرنا چاہتا ہے تو وہ معلومات اس کو ملنے چاہئیں۔ تو یہ امنڈمنٹ اسلئے لائی جارہی ہے اور یہ میں پہلے پیش کر چکا ہوں، دو دن پہلے اس کیلئے اور آج چونکہ صرف اس سٹیج پہ ہے کہ وہ پاس کرنے کا سٹیج آگیا، اس میں یہ مقصد ہے کہ اسمبلی بھی رائٹ ٹو انفارمیشن ایکٹ میں شامل ہو گئی ہے اور اگر کوئی چاہے کہ اس اسمبلی کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہے تو اس کیلئے بھی کوئی رکاوٹ نہیں ہو گی۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر! میں ایک بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی میڈم نگہت اورکزئی۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! اسمبلی کے بارے میں میرا خیال ہے کہ یہ ارکان اسمبلی یا کسی بھی، ہمارے تین کروڑ عوام کی طرف سے کسی کا بھی مطالبہ نہیں ہے، یہ دراصل آپ کے چیئرمین عمران خان صاحب نے کہا ہے تو اسی لئے جب پاس ہو جاتا ہے اور اس کے بعد پھر آپ لوگ اس کو Include کر دیتے ہیں، مجھے بتا دیں کہ اگر آپ کے پاس کوئی Applications آئی ہوں کہ اسمبلی کو اس سے Exempt نہ کیا جائے، Exempt کیا جائے یا آپ کے پاس کوئی ایسی Complaints آئی ہوں تو مجھے اس کی تعداد بھی بتا دیں۔ سر! یہ ایک August House ہے، آج تک ہم نے نہیں دیکھا کہ یہ اسمبلی جو ہے تو اس کو لوگوں کے، معلومات کی اس تک آپ کر دیں، باقی سارے محکمے کر لیں، یہاں پہ تو نہ کوئی فنڈ ہے، یہاں پہ تو نہ کوئی ایسی بات ہے، یہاں پہ تو ہم جو بات کرتے ہیں، وہ سارا میڈیا یا پریس گیلری میں بیٹھا ہوا ہے اور وہ اس کو نوٹ کر رہا ہوتا ہے، تو آپ اس کو کیسے Exempt کرنے کیلئے، سوائے اس کے کہ آپ کا لیڈر صاحب یہ بات کر رہے ہیں، تو لوگوں کے نام نہ لیں، یہ صاف کہہ دیں کہ ہم اسلئے کر رہے ہیں کہ عمران صاحب کا ہمیں حکم ملا ہے اور اسلئے تو ہم آپ کے ساتھ، چونکہ آپ میجارٹی میں ہیں تو آپ کا یہ پاس ہو جائے گا But I am not agree with this۔

Mr. Speaker: Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 1 and 2 of the Bill, therefore, the

question before the House is that Clauses 1 and 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes'.
Members: Yes.
Mr. Speaker: And those who are against it may say 'No'.
Members: No.

جناب سپیکر: ایک منٹ، ذرا کاؤنٹنگ کرتے ہیں، اس کے بعد۔ اچھا جو اس کے Favour میں ہیں، وہ ہاتھ اٹھائیں، کاؤنٹ کر لیں اس کو، بلکہ کھڑے ہو جائیں تو اچھا ہے، کھڑے ہو جائیں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: ہاں 44۔ یہ دوسرے گنیں۔۔۔۔۔

(قطع کلامی / شور)

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں جی، آپ بیٹھ جائیں۔ آپ اٹھ جائیں جی جو اس کے مخالف ہیں، وہ اٹھ جائیں تاکہ پتہ، حاضری۔۔۔۔۔

(قطع کلامی / شور)

جناب سپیکر: جی، جو اس۔۔۔۔۔

(قطع کلامی / شور)

جناب سپیکر: جی جی۔۔۔۔۔

(قطع کلامی / شور)

Mr. Speaker: Agreed, majority۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! یہ کسی کا بھی مطالبہ نہیں ہے اور کسی پارٹی کا بھی نہیں ہے۔ جناب سپیکر صاحب! میں اس میں، جناب سپیکر! اس کو دیکھیں، بات یہ ہے کہ مجھے اپنے عوام سے کوئی، مطلب مجھے بات نہیں پہنچی ہے، میں اس بات پہ Agree نہیں ہوں حالانکہ یہ جائے گا، تو To be very frank یہ ان لوگوں کے خلاف جائے گا جو کہ اسمبلی کے کرتا دھرتا ہیں اور ظاہر ہے عمران خان صاحب نے کوئی سوچ کے ہی کہا ہوگا کہ اس کو Exempt نہ کیا جائے کیونکہ میرا تو یہاں پہ یہی کام ہے کہ میں آؤں گی، یہاں پہ اپنی حاضری لگاؤں گی اور میری حاضری لگے گی اور میرا جو بھی یہاں پہ ہے، وہ ساری ٹرانسپرنسی جو ہے، تو وہ پریس گیلری میں لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، وہ میرا احساب کتاب، احتساب کریں گے۔ جناب سپیکر صاحب! بات یہ ہے کہ اگر ہر چیز جو ہے، وہ عوام کیلئے اوپن کر دیتے ہیں کہ جی آپ آئیں اور آپ

حاضری، اس میں یہ ہو گا کہ یہ ایک معزز ایوان ہے، ایوان کا کچھ تقدس ہوتا ہے، یہ میری ذاتی رائے ہے، ہو سکتا ہے اور بالکل یہ ہو گا کہ میرا پارلیمانی لیڈر میرے ساتھ شاید متفق نہ ہوں اور وہ متفق نہیں ہیں، یہ میری پارٹی کا بھی فیصلہ نہیں ہے اور یہ اپوزیشن کا بھی فیصلہ نہیں ہے، یہ نگہت اور کزئی کا Individually فیصلہ ہے۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی منور خان۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: اس کے بعد آپ کو موقع دیں گے۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر! تھینک یو۔ جناب سپیکر، جب یہ بل پاس ہو رہا تھا اور اسمبلی کو Exempt کیا گیا تو میڈیا میں میرے خیال میں شاید یہاں پہ جتنے ایم پی ایز بیٹھے ہیں، اسی کو Condemn کر رہے تھے کہ یار اپنے رائٹ ٹو انفارمیشن تو باقی صوبے میں تو لاگو کر رہے ہیں لیکن اپنی اسمبلی کو انہوں نے اس سے نکالا ہے، آخر کیوں؟ تو اسی پریشر پر میرے خیال میں انہوں نے اب یہ سوچا ہو گا۔ واقعی اگر اسمبلی میں ہم دوسروں کو تو رائٹ ٹو انفارمیشن کی تو وہ دیتے ہیں لیکن اپنی اسمبلی میں ان کو اجازت نہ دینا کہ ہم بالکل ایسے ہیں کہ ہمارا کوئی احتساب نہ کرے، ہمارا کوئی پوچھے نا، ہمارا یہاں پر ریکارڈ ہے، وہ کوئی نہ لے تو میں اس کو سپورٹ کرتا ہوں سر! اور جس طرح میڈم ہیں لیکن اس کا اپنا وہ ہے لیکن میں اس کو سپورٹ کرتا ہوں۔ تھینک یو سر۔

جناب سپیکر: جی سردار حسین خان۔

جناب سردار حسین: شکریه سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، زما دا خیال دے چې ما خو وختی نه هم دا ریکویسټ کولو او بیا مونږ تاسو ته هم ریکویسټ کوؤ او هاؤس ته هم ریکویسټ کوؤ چې لیجسلیشن پراسیس داسې دے چې دا ډیر زیات په استقامت سره کول پکار وی۔ رائټ ټو انفارمیشن 'بل' چې کله دلته راغے، په هغه وخت کښې هم مونږ دا ریکویسټ کړے وو چې کلاز وائز که دا په هاؤس کښې ډیر په تفصیل سره د هغې وضاحت کیږی نو زما یقین دا دے چې دا کنفیوژن چې دے، دا به نه پیدا کیږی۔ ډیره زیاته ښه خبره ده، ډیره زیاته غوره خبره ده چې رائټ ټو انفارمیشن راغے، بیا چې دا امنډمنټ کله راغے چې

اسمبلی د دې نه Exempt شوه، په کوم انداز باندې، په کومه طریقه باندې چې دا په دې هاؤس کښې بلډوز شو، زه دا گڼړم سپیکر صاحب! چې دا خو زمونږ د ټول هاؤس استحقاق چې دے هغه مجروحه شو۔ نن زما یقین دا دے چې زمونږ د هغې مؤقف تقلید په دې وخت کښې پخپله کیږی چې د حکومت د طرف نه دا امنډمنټ راوړے شی چې دا Exempt شوه، نن د حکومت بیا مونږ شکریه ادا کوؤ چې هغه امنډمنټ ئے راوړو چې نه اسمبلی چې ده، هغه به د رائټ ټو انفارمیشن حصه وی۔ که نن مونږ بیا هم اوگورو په دومره تیزئ بیا په هغې باندې کار روان دے چې دلته کنفیوژن Create شو، نن بعضې ممبران اوس هم په دې خبره شاید چې نه وی پوهه، ځکه هغوی مخالفت اوکړو، مونږ خو دا خبره کوؤ چې هغه اسمبلی، هغه هاؤس چې هغه به د ټولې صوبې د پاره قانون سازی کوی او مونږ ځان د هغې نه مبراء کړو، په دیکښې خو مونږ ته هډو Logic نه ښکاری، نو مونږ شکریه ادا کوؤ که په دې باندې عمران صاحب نوټس اخستے نو هم ئے مونږه شکریه ادا کوؤ، نه ده پکار چې مونږ په تیزئ کښې، په عجلت کښې مونږ په بلډوزنګ طریقې باندې قانون سازی کوؤ۔زما یقین دا دے نن یو قانون جوړوؤ، سبا پکښې امنډمنټ راوړو او په قانون کښې هر وخت د ښه والی گنجائش وی خو دومره زر مونږ دا گڼړو چې دا په بدنیتئ باندې کیږی، لهذا مونږ بالکل د دې ملګریتا کوؤ چې اسمبلی چې ده، هغه د رائټ ټو انفارمیشن حصه پکار ده، لهذا مونږ د دې امنډمنټ ملګرتیا کوؤ۔

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 and 2 stand part of the Bill. Long Title and Preamble also stand part of the Bill.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی، نلوٹھا صاحب۔ جی، نلوٹھا صاحب، اورنگزیب نلوٹھا۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سر۔

جناب سپیکر: بسم اللہ جی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب! حکومت پہلے بل لے آتی ہے، سوچتی بعد میں ہے (قہقہے) مہربانی کر کے سوچ سمجھ کے کوئی فیصلہ کیا کریں اور یقیناً یہ جو امنڈمنٹس لائی گئی ہیں، میں نے جناب سپیکر صاحب! خود بھی پریس میں اس کے اوپر اپنے Comments دیئے تھے کہ صوبائی اسمبلی

کو بھی اس میں ضرور شامل کیا جائے اور ممبران اسمبلی کو بھی شامل کیا جائے تاکہ انہیں بھی، عوام کو یہ پتہ چلے، وہ یہ سمجھیں کہ ممبران اسمبلی کو اس میں سے نکال دیا گیا ہے یا صوبائی اسمبلی کو، پتہ نہیں وہ کتنا، کتنا وہ مال لوٹتے ہیں اور عوام تک یہ حقائق پہنچنے چاہئیں اور اسلئے یہ صوبائی اسمبلی کو جو شامل کیا گیا، میں سمجھتا ہوں کہ بہتر فیصلہ ہے اور اس کی ہم سب کو تائید کرنا چاہیئے۔

غیر سرکاری مسودہ قانون (دوسری ترمیم) بابت خیبر پختونخوا معلومات تک رسائی کا پاس کیا جانا

<u>Mr. Speaker</u>: ‘Passage Stage’: Shaukat Yusafzai, please.

<u>جناب شوکت علی یوسفزئی</u>: جناب سپیکر! میں شکریہ ادا کرتا ہوں ان کا کہ جو انہوں نے حمایت کی، اس میں بدنیتی کی کوئی بات نہیں ہے کیونکہ اچھی نیت سے ہوا ہے اور ہم بیٹھے اسلئے ہیں کہ اگر کوئی غلطی بھی ہو جائے، اگر اس کو سدھارنے کی کوشش کی جائے تو میرے خیال سے Appreciate کیا جانا چاہیئے۔

Mr. Speaker, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Rights to Information (Second Amendment) Bill, 2015 may be passed.

<u>Mr. Speaker</u>: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Right to Information (Second Amendment) Bill, 2015 may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say’ No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The ‘Ayes’ have it. The Bill is passed.

(Applause)

<u>Mr. Speaker</u>: Item No. 8-----

(Interruption)

<u>جناب سپیکر</u>: بس یہ آخری آئٹم ہے، اس کے بعد میں آپ کو پوری ڈیٹیل سے موقع دیتا ہوں جی۔ آئٹم نمبر 8، میڈم آمنہ سردار۔ جی یہ ضیاء اللہ کے بعد آپ کو موقع دیں گے۔

<u>محترمہ آمنہ سردار</u>: شکریہ جناب سپیکر! اگر آپ مجھے ایک منٹ کی اجازت دے دیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: پلیز، آپ جو ہے وہ پڑھ لیں۔

<u>محترمہ آمنہ سردار</u>: سر! میں صرف 30 سیکنڈ لوں گی، میں آر ٹی آئی کی جو سلیکٹ کمیٹی تھی، میں اس کا حصہ تھی۔ سر! پلیز-----

<u>جناب سپیکر</u>: جو Topic ہے، پلیز اس پہ آئیں، پلیز۔

محترمہ آمنہ سردار: اچھا سر۔ تو سر! یہ ہم نے اس وقت حمایت کی تھی اس بات کی کہ یہ Exempt نہیں ہونا چاہیئے۔

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا کے قواعد، انضباط وطریقہ کار مجریہ 1988 میں ترامیم کا مسودہ ایوان میں متعارف کرانے کیلئے اجازت کا طلب کیا جانا

Ms: Aamna Sardar: I intend to move for leave under rule 247 to propose amendments in the Provincial Assembly Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988. Thank you

Mr. Speaker: The motion before the House is that leave may be granted to the honourable Member, to introduce amendments in the Rules of Procedure, 1988? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The leave is granted.

اسمبلی کے قواعد، انضباط وطریقہ کار مجریہ 1988 میں ترامیم کا مسودہ مجلس قائمہ برائے صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا کے قواعد، انضباط وطریقہ کار، استحقاقات وحکومتی یقین دہانیاں، کے سپرد کیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 9. Madam Aamna Sardar.

Ms: Aamna Sardar: Thank you, Speaker Sahib. I intend to move under rule 248 that the proposed draft amendments in the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988 may be referred to the concerned Committee.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendments moved by the honourable Member, in the Rules of Procedure, 1988 may be referred to the concerned Standing Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendments are referred to the Standing Committee on Procedure and Conduct of Business Rules, Privileges and Government Assurances. Ziaullah Khan-----

(Interruption)

جناب سپیکر: وہ اس کے بعد کر لیں گے، وہ اس کے بعد کر لیں گے، اس کے بعد۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر! میں ایک پوائنٹ آف آرڈر پہ بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: وہ میں کرتا ہوں جی، یہ Personal explanation دے دیں، اس کے بعد میں آپ کو موقع دیتا ہوں نا جی، اس کے بعد میں آپ کو موقع دیتا ہوں۔ چلو ضیاء خان نے آپ کو موقع دے دیا، میڈم! آپ بات کر لیں چلو۔

محترمہ نگہت اورکزئی: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: موقع دیں گے، پورا ٹائم ہے، ضیاء اللہ خان کے بعد آپ کو بھی موقع دیں گے، فکر نہ کریں۔ جب تک آپ تقریر نہ کریں، میں اسمبلی کو برخاست نہیں کروں گا، فکر نہ کریں۔ جی میڈم صاحبہ!

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! ضیاء اللہ صاحب کو، ہم لوگ اپنے بھائی کو یہاں پہ ویلکم بھی کرتے ہیں کہ وہ آج آپ کی کوششوں سے یہاں پہ آئے ہیں اور اپنا پوائنٹ، اپنا نقطہ نظر بھی بیان کریں گے، ہم ان کو ویلکم کرتے ہیں۔ جناب سپیکر! میں نے آپ سے ایک ریکویسٹ یہ کی تھی کہ بہت Important مسئلہ ہے اور جب یہ کراچی میں دو ہمارے صحافی نجی چینل کے جن کی ٹارگٹ کلنگ ہوئی ہے اور پشاور میں جو کہ ایک ٹی وی کی جو ایک پروڈیوسر ہے، ان کی ٹارگٹ کلنگ ہوئی ہے، جناب سپیکر! میں اس پہ آپ سے درخواست کروں گی کہ ایک ایسی قرارداد کیونکہ یہ اسمبلی میں نے کہا کہ آپ کی سربراہی میں ایسے ایسے ایشوز کو لیکر آتی ہے کہ جو کسی اور اسمبلی میں نہیں اٹھائے جاتے ہیں، تو کے پی کے کی تمام اپوزیشن کو ٹریژری بنچز کو یہ ایک کریڈٹ جاتا ہے کہ ہم وہ تمام ایشوز یہاں پہ لاتے ہیں اور ان کو ہم زیر غور لاتے ہیں، پھر اگر ضرورت پڑتی ہے تو قرارداد لاتے ہیں، میں آپ سے یہ درخواست کروں گی کہ یہ ساری اسمبلی جو ہے خیبرپختونخوا کی، اور اس کے جو لوگ ہیں، وہ اس ٹارگٹ کلنگ کی پرزور مذمت کرتے ہیں اور اس کے بارے میں اگر ایک قرارداد لائی جائے جس میں کہ یہ مطالبہ کیا جائے فیڈرل گورنمنٹ سے کہ وہ صحافیوں کے تحفظ کا بل فی الفور قومی اسمبلی میں، کیونکہ فورم وہی ہے، سینیٹ ہے اور قومی اسمبلی ہے، اگر اس میں یہ بل لایا جائے اور اس کو پاس کیا جائے تاکہ صحافیوں کو آج جس طریقے سے ان کی صحیح رپورٹنگ پہ جو ان کو ٹارگٹ کیا جا رہا ہے، تو جناب سپیکر صاحب! یہ میری پارٹی پاکستان پیپلز پارٹی اور تمام ہاؤس جو ہے، وہ اس کی پرزور مذمت کرتے ہیں اور آپ سے یہ درخواست کرتے ہیں کہ آپ ہمیں اجازت دیں کہ ہم اس کیلئے

قرارداد لیکر آئیں اور مرکزی حکومت سے یہ مطالبہ کریں، تمام پارلیمانی لیڈرز اگر اس پہ متفق ہوں تاکہ وہاں پہ یہ صحافیوں کے تحفظ کا بل فی الفور لایا جائے اور اس کو منظور کیا جائے۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: یہ جوائنٹ ریزولیوشن آپ پیش کریں، جوائنٹ ریزولیوشن بنا کے پھر پیش کریں۔ میں ضیاء اللہ خان کو موقع دیتا ہوں اس کے بعد آپ کو بخت بیدار صاحب اور مولانا صاحب! اس کے بعد آپ بات کر لیں گے۔ ضیاء اللہ خان، پلیز۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: ضیاء اللہ خان، پلیز۔

ذاتی وضاحت

جناب ضیاء اللہ آفریدی: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میں سب سے پہلے اپوزیشن کے ممبران، مولانا لطف الرحمان صاحب، اپوزیشن لیڈر، بابک صاحب، نلوٹھا صاحب، باچا صاحب اور ان کے جتنے بھی پارٹی کے اراکین کا اور میری بہنوں کا خصوصی طور پر مشکور ہوں، تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے پروڈکشن آرڈر جاری کرنے میں اہم Role ادا کیا اور آج اگر میں Produce ہوا ہوں تو اس میں جناب سپیکر صاحب کا کوئی Role نہیں ہے۔ نگہت میڈم! یہ آپ لوگوں کی وجہ سے آج میں مخاطب ہوں۔ (تالیاں) ساتھ ساتھ جو ممبران اسمبلی اپوزیشن والے میری ملاقات کیلئے کسٹڈی میں مجھے ملنے کیلئے آئے، میری پیشی کے موقع پر آئے، ان کا بھی تہہ دل سے مشکور ہوں، پیغامات جو مجھے بھیجے گئے ہیں، میرے گھر پہ تشریف لائے، خصوصاً میری پارٹی کے ارباب جہانداد صاحب، میرے بڑے بھائی امجد آفریدی اور سمیع وغیرہ جو ہیں، ان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ مجھ پہ الزام ہے، میں ابھی مجرم نہیں ہوں، میں پارٹی کارکنان، ضلع پشاور کے شہری، علماء، ڈاکٹرز، انجینئرز، طلباء، آئی ایس یف، یوتھ پارٹی ورکرز، سب کا تہہ دل سے مشکور ہوں جنہوں نے اس 60/61 دن میں میرے لئے جو دعائیں کیں، گھر گھر میرے لئے ختم قران کئے، میری فیملی کے ساتھ ہمدردی کی، میرے حوصلے بلند کئے، میں ان کا اگر ہزار بار، لامتناعی بار شکریہ ادا کروں تو وہ بھی کم ہے۔ میں اپنے ضلع پشاور کے منتخب ناظمین جو کہ اللہ کے فضل سے میرے، میں نے Nominate کئے تھے، میں فخر کرتا ہوں، ارباب عاصم، قاسم شاہ، ارباب محمد علی، ان کے ساتھ وہاب، فرید خان، ان کے نائب ناظم اور ٹاؤن ون کے ندیم اور شعیب بنگش کو بھی تہہ دل سے مبارکباد پیش کرتا ہوں اور یہ میرے لئے، پارٹی کیلئے جو میں نے قربانی کی

تھی، وہی صلہ ہے جو اللہ کے فضل سے پشاور پہ آج وہی ناظمین آ گئے ہیں جو میرے Recommended تھے۔ (تالیاں) ساتھ ساتھ جناب سپیکر صاحب! پروڈکشن جاری کرنا آپ کا اختیار تھا اور یہ صرف ضیاء اللہ آفریدی کیلئے نہیں تھا، یہ جتنے بھی بیٹھے ہیں Including آپ، آپ بھی ضیاء اللہ آفریدی ہیں، یہ وقت آپ پر بھی آ سکتا ہے اور میرے جتنے بھائی ہیں، ان پہ بھی آ سکتا ہے، تو آپ کے جو اختیارات تھے، کسی کے ڈائریکشنز تھے جو آپ مجھے پیغامات بھی بھیج رہے تھے اور آج بھی اخبار میں خبر لگی ہے 'ڈان' میں اور میڈیا والوں نے بھی مجھ سے پوچھا ہے کہ آپ Condition پہ آئے ہیں، تو میں کسی Condition پہ نہیں آیا ہوں، پہلے بھی میرے پارٹی کارکنان کو، میرے Colleagues کو پتہ ہے، میں Straightforward ہوں، منافق نہیں ہوں، حق سچ بات کروں گا، نہ مجھے کوئی منع کر سکتا ہے اور نہ میرا منہ بند کر سکتا ہے خواہ اگر وہ عمران خان بھی غلطی کرے، میں اس کے خلاف بھی بولوں گا یا جو بھی ہو، تو میں کسی Condition پہ آج نہیں آیا ہوں، یہ میرے اپوزیشن کے بھائیوں کا کردار تھا جو مجھے ان کے مطالبے پہ Produce کر کے آج میں ادھر حاضر ہوا ہوں، لہذا میڈیا والے! یہ آپ جو سوالات اٹھا رہے ہیں کہ Condition ہے، کوئی Condition نہیں ہے، میں آج بولوں گا، حقیقت بتاؤں گا۔ میں اپنے کیس کے حوالے سے پورے صوبے کے عوام کو، ایوان کو، جو میرے ساتھ ہوا ہے، ان Evidences کے ساتھ جو ایک بھرا بیگ اور چند فائل میرے پاس، ان شاء اللہ وتعالیٰ ابھی آپ لوگوں کو، کچھ آج کچھ بعد میں وقفے وقفے سے ان شاء اللہ وتعالیٰ سب Evidences کیونکہ مجھے اس صوبے کے (لوگوں) خصوصاً پشاور کے عوام نے مجھے منتخب کیا ہوا ہے اور ان کو اور اس ایوان کو جوابدہ ہونا ضروری ہے، میں ان کو جوابدہ ہوں کہ میں ان کو، میرے اوپر جو الزامات ہیں، میں ان کو Explain کروں کہ یہ حقیقت ہے کہ سازش ہے؟ اس کے علاوہ جی اس ایوان نے اور میری پارٹی نے اور میرے قائد جناب عمران خان نے میرے اوپر جو ذمہ داری سونپی تھی، اللہ کے فضل سے میں نے اپنے خلوص نیت سے، ایمانداری سے اور اپنی محنت سے اپنے محکمے میں جو کردار ادا کیا ہے، وہ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں ہے اور اس کی میں ان شاء اللہ ابھی چند مثالیں بھی آپ لوگوں کو دوں گا اور میں ان مقدمات کو اس ملک کے قوانین کے مطابق اور اس ملک کی عدالتوں جن پر میرا بھرپور اعتماد ہے، میں Face کروں گا اور ان شاء اللہ تعالیٰ سرخرو ہوں گا اور مجھے یقین ہے کہ جو سازش میرے خلاف اور میری پارٹی کے خلاف کی گئی ہے، وہ ان شاء اللہ تعالیٰ میں بے نقاب کروں گا اور میرے ساتھ چند دنوں میں جو امتیازی سلوک ہو رہا ہے جس طرح ابھی میں نے سپیکر صاحب

سے اور میرے دوستوں سے بات کی کہ مجھے ہسپتال سے زبردستی ڈسچارج کیا گیا ہے، کہتے ہیں کہ یہ شہرام صاحب کا حکم ہے کہ اس کو اور نہ رکھو، ساتھ ساتھ میرے خلاف امنڈمنٹ لائی گئی ایمرجنسی میں احتساب کمیشن میں، کیونکہ مجھے زبردستی پھنسانا چاہتے تھے اور کر رہے ہیں، اسلئے کہ ان کو تکلیف ہے، میں خدمت کرتا ہوں پارٹی کیلئے، پشاور کیلئے، پشاور کے عوام کیلئے لیکن سازشیں ہو رہی ہیں پارٹی میں بھی اور پارٹی کے باہر بھی، لیکن اللہ کے فضل سے میں نے پہلے بھی ان کا مقابلہ کیا، سپیکر صاحب بھی پارلیمانی بورڈ میں تھے اور جناب چیف منسٹر بھی پارلیمانی بورڈ میں تھے، مجھے یہ لوگ ٹکٹ نہیں دے رہے تھے، مجھے میرے اللہ نے ٹکٹ دیا اور میرے قائد نے ٹکٹ دیا، میں منتخب ہو گیا، مجھے یہ وزارت نہیں دے رہے تھے، مجھے میرے اللہ نے وزارت دی اور میرے قائد نے وزارت دی، تو یہ سازشیں پہلے دن سے میرے خلاف ہو رہی ہیں اور ان شاء اللہ میں Face کرتا رہوں گا، مقابلہ کرتا رہوں گا۔ ساتھ ساتھ میں ہائی کورٹ کے چیف جسٹس سے اس فلور سے اپیل کرتا ہوں کہ صرف ضیاء اللہ آفریدی اور اس کے ڈی جی ڈاکٹر لیاقت کی ضمانت کینسل ہوتی ہے، کیوں؟ یہ امتیازی سلوک صرف ضیاء اللہ آفریدی اور ڈاکٹر لیاقت کے ساتھ ہے، جتنے بھی احتساب کورٹ کے ملزم Bail پہ رہا ہو چکے ہیں، ان کیلئے نہیں ہے، صرف ہم دونوں کیلئے ہے؟ تو میں ان سے اپیل کرتا ہوں کہ چیف جسٹس صاحب انصاف کا فیصلہ کریں اور میں سوچ رہا ہوں کہ ان سازشوں کے پیچھے کون ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ اللہ اس کو بے نقاب کرے گا۔ میری گرفتاری 09 جولائی کو ہوئی تھی، کرنل سیف اللہ اور میجر حسن میرے سرکاری گھر پہ آئے اور مجھے کہا کہ آپ میرے ساتھ جائیں، میں نے کہا جی کس لئے؟ کہتے ہیں کہ آپ سے کوئی انوسٹی گیشن کرنی ہے، میں نے کہا جی آپ Questionnaire بھیجیں، جو پروسیجر ہے، آپ Questionnaire بھیجیں۔ کہتے ہیں نہیں، بہرحال انہوں نے Arrest warrant مجھے دکھائے تو میں نے کہا Let's go لیکن ساتھ ساتھ میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کے پاس سپیکر صاحب اور ہماری صوبائی حکومت سے کوئی اجازت ہے؟ تو کہتے ہیں کہ ہاں ہمیں چیف منسٹر کا حکم ہے کہ اس کو گرفتار کرو، میں نے کہا پھر تو بات ختم ہے۔ میں چلا گیا لیکن سپیکر صاحب! افسوس اس بات کا ہے کہ اسمبلی کے اجلاس میں ہوتے ہوئے میری گرفتاری اور آپ کی خاموشی، یہ بھی ایک سوال ہے۔ جب میں گرفتار ہو گیا تو اس وقت 25 سے 26 ملزم گرفتار ہو چکے تھے، I think میں ستائیسواں تھا، شام سے پہلے ایک انوسٹی گیشن آفیسر بہرام جو کہ ضلع نوشہرہ سے ہے اور چیف منسٹر کے حلقے امان کوٹ سے تعلق رکھتا ہے، وہ آتا ہے لاک اپ میں، موبائل سے فوٹو کھینچتا ہے،

میں نے کہا دوستوں سے کہ یہ کیا ہو رہا ہے؟ کہتا ہے کہ یہ تو پہلی بار ہو رہا ہے، میں نے کہا ٹھیک ہے، صبح تھانے کے محرر صاحب آتے ہیں کہ بھئی آفریدی صاحب! آپ کی کوئی فوٹو نکالی گئی ہے؟ میں نے کہا بالکل جی نکالی گئی ہے، کہتے ہیں کس نے نکالی ہے؟ میں نے کہا فلاں بندے نے۔ میں نے پوچھا تو کہتے ہیں کہ یہ ہماری روٹین ہے لیکن میرے ساتھ جو ملزم تھے، انہوں نے کہا کہ نہیں یہ پہلی دفعہ ہو رہا ہے۔ صبح میری کورٹ میں پیشی تھی، میں چلا گیا تو مجھے دوستوں نے کہا کہ آپ کی فوٹو سوشل میڈیا پہ چل رہی ہے کہ آپ لاک اپ میں بیٹھے ہیں، میں حیران ہو گیا، میں نے کہا کہ یہ آج تک، 31 ملزم میرے خیال میں ہو گئے ہوں گے، آج تک کسی بھی ملزم کی سوشل میڈیا پہ فوٹو نہیں ہے Except ضیاء اللہ آفریدی، مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ ضیاء اللہ آفریدی صرف سوشل میڈیا کا وہ ہے، یہ سازش صرف ضیاء اللہ آفریدی کے خلاف ہے۔ میں نے جنرل صاحب سے ریکویسٹ کی، پھر Written application کی کہ جنرل صاحب! یہ بندہ، انہوں نے سوشل میڈیا پہ، Written application میں نے دی اسی دن کہ اس کو آپ Investigate کریں، کیا احتساب ایکٹ میں یہ ہے کہ کسی کی سوشل میڈیا پہ فوٹو Upload کر کے اس کی بے عزتی کریں؟ کوئی Response نہیں، 48 دن میں نے گزارے اور روزانہ میں جنرل صاحب سے ملنے کی ریکویسٹ کر رہا تھا کہ میں اس کو بولوں کہ حقیقت کیا ہے، آپ کی ٹیم میں کچھ ایسے لوگ ہیں جو آپ کو، احتساب کمیشن کو اور پاکستان تحریک انصاف کو بدنام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ پھر 48 دن مسلسل میں جنرل صاحب سے ریکویسٹ، آج میں پھر اس فلور پہ جنرل صاحب کو ریکویسٹ کر رہا ہوں کہ یا تو آپ باخبر ہیں اور اگر بے خبر ہیں تو آپ اپنی ٹیم کو ذرا دیکھ لیں۔ جب شہرام خان کے چچا افسر خان صاحب گرفتار ہوئے ہیں اور آ گئے تو 10 منٹ بعد جنرل صاحب کی Call آتی ہے کہ بھئی آپ کو بلا رہے ہیں، ان سے پہلے میں روزانہ ریکویسٹ کر رہا ہوں کہ میں ملوں تو افسر خان چچا تو بڑے بزرگ ہیں، 31 سال ان کا تبلیغ سے وہ ہے، میرا ان کی شخصیت پہ کوئی وہ نہیں ہے، اچھے انسان ہیں، شریف ہیں، Honest ہیں لیکن جنرل صاحب اس کو بلاتے ہیں اور ضیاء اللہ آفریدی کو نہیں بلاتے، سب سے ملتے ہیں، پہلے ملزموں سے بھی، میں ریکویسٹ کر رہا ہوں کہ جنرل صاحب! میرے ساتھ ملاقات کریں، میں آپ کو اپنا کیس Present کروں، آپ ہیڈ ہیں۔ شہرام خان کے چچا واپس آ گئے، میں نے کہا کیوں جی؟ کہتے ہیں کوئی Call آئی تھی، میں نے کہا بس ٹھیک ہے، Call آئی تھی تو میں اسلئے ملنے گیا۔ یہ میں اپنے ان دنوں کی وہ داستان اور حقیقت آپ کو بتا رہا ہوں۔ میں احتساب سے نہیں گھبراتا، میں ہر فورم پہ حساب کیلئے تیار

ہوں، اس ایوان کو بھی میں اپنا کیس Present کروں گا ان شاء اللہ تعالیٰ اور میں سپیکر صاحب سے یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ پورا ایوان بشمول منرل ڈیپارٹمنٹ کے افسران، چیف سیکرٹری صاحب، سیکرٹری لاء، آپ آرڈر کریں، جب آپ کہیں ان شاء اللہ مجھے بلائیں، میں اپنا پورا کیس Present کروں گا کہ بھئی میرے ساتھ یہ کیا ہوا اور میرا Role کیا تھا، میں نے کیا کیا ہے اور میرا Role کیا تھا؟ اور Illegal mining جو میری Arrest، Illegal mining کے کیس میں Misuse of power، تو ان شاء اللہ تعالیٰ میں اس ایوان کو بھی جوابدہ ہوں اور سپیکر صاحب سے پھر ریکویسٹ کرتا ہوں کہ جو افسران میں نے آپ کو بتائے ہیں اور ساتھ یہ ایوان، ساتھ ساتھ میری پارٹی کے منشور میں ہے احتساب، میں کبھی بھی اس کو Oppose نہیں کروں گا اور نہ اس کے خلاف ہوں لیکن احتساب انصاف کے ساتھ تذلیل کے ساتھ نہیں، بدنیتی کے ساتھ نہیں اور کیوں میں اس کو Oppose کروں، کیوں اس کے خلاف بات کروں، وہ پارٹی جس نے مجھے یہاں تک پہنچایا ہے، وہ پارٹی جس نے مجھے عزت دی ہے، میرا ایک ووٹ تھا جب الیکشن ہو رہے تھے تو پشاور میں مجھ سے بڑے بڑے لوگ ارب پتی میرے مقابلے میں تھے، خاندان والے لوگ، Politicians، میرا ایک ووٹ تھا لیکن پاکستان تحریک انصاف نے مجھے ٹکٹ دیا اور اسی پاکستان تحریک انصاف اور خان صاحب کی وجہ سے آج میں اسمبلی میں بیٹھا ہوں اور اسی نے مجھے عزت دی، وزارت دی، عزت دی تو میں کبھی بھی اپنی پارٹی کے خلاف اور اپنی پارٹی کے منشور اور جو ان کی پلاننگ ہے، جو کمیشن یا احتساب کمیشن جو بھی انہوں نے بنائے ہیں، میں کبھی بھی ان کی مخالفت نہیں کروں گا لیکن اللہ کے فضل سے میں نے بھی پارٹی کیلئے بڑی محنت کی، مجھے وہ دن بھی یاد ہے جس دن دھرنے میں ہماری پارٹی کے سینیئر رہنماء بشمول چیف منسٹر، جناب سپیکر صاحب، شاہ فرمان صاحب، عاطف خان جناح سپر (مارکیٹ) میں کھڑے تھے اور سی ایم ہمیں بلا رہے تھے کہ بھئی آپ دھرنے کیلئے لوگوں کو مت لے آؤ، یہ بھی ساتھ تھا، شاہ فرمان، عاطف، سپیکر صاحب، میرے ساتھ امجد آفریدی اور اشتیاق گواہ ہیں، اسی طرح امجد آفریدی صاحب، اشتیاق چلے گئے سیف اللہ صاحب اور سیف اللہ نیازی کو، اور خان کو کہیں کہ بھئی یہ لوگ ہمیں اس طرح باتیں کر رہے ہیں کہ آپ دھرنے کیلئے لوگ مت لے آئیں، تو باوجود یہ کہ میں پشاور سے ہزاروں کارکن لے کر جا رہا تھا، اشتیاق نے سیف اللہ نیازی کے نوٹس میں بات لائی، خان صاحب کو کہا ہے کہ بھئی اس طرح باتیں ہو رہی ہیں، یہ کیا چکر ہے؟ یہ وہ پاکستان تحریک انصاف کے کارکنان ہیں، جیالے ہیں جن کو نظریاتی کارکن کہتے ہیں اور خان صاحب کو پتہ ہے ان باتوں کا کہ کس نے

منع کیا تھا، خان صاحب! میں آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں اس فلور سے، آپ کو سب چیزوں کا پتہ بھی تھا اور میں اس فلور سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ آپ، (جناب شاہ فرمان سے) میرے خیال میں خان صاحب باہر ہیں شاہ فرمان صاحب؟ آپ ملک آ کر Priority میں، میں آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ میرا کیس آپ کی پارٹی کیلئے، میرے لئے اور اس صوبے کی حکومت کیلئے Important کیس ہے، آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ کور کمیٹی کا اجلاس بلائیں اور اسی اسمبلی میں کیونکہ میری مجبوری ہے، میں ملزم ہوں، میں جیل میں ہوں، آپ پورے پاکستان کی کور کمیٹی بشمول پشاور ٹاؤن ون کے ڈسٹرکٹ اور ٹاؤن ممبران چند مشہور صحافی جن میں سے سلیم صافی As a special guest، رؤف کلاسرا، انصار عباسی، جاوید چوہدری، رحیم اللہ یوسفزئی، اسماعیل اور چند سینیئر صحافی وہ بھی موجود ہوں تاکہ میں اپنا سارا کیس Present کروں اور یہ میں آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ خان صاحب! آپ نے کور کمیٹی کا اجلاس اس اسمبلی میں بلانا ہے اور جو نام میں نے لیے ہیں سینیئر صحافیوں کے، پشاور ٹاؤن ون سے ڈسٹرکٹ اور ٹاؤن ممبران اور اس کور کمیٹی میں چیف منسٹر صاحب نہیں بیٹھیں گے، میں اپنا کیس کور کمیٹی میں Present کروں گا، میں نے کور کمیٹی میں، پاکستان تحریک انصاف کی کور کمیٹی میں ججز بھی ہیں، شاہ فرمان صاحب شتہ پکبنی، بیوروکریٹس بھی ہیں، ایکسپرٹ لوگ بھی ہیں، اگر اس کور کمیٹی نے مجھے ملزم ثابت کر دیا تو اسی دن میں پاکستان تحریک انصاف اور اس سیٹ سے مستعفی ہونے کا اعلان کروں گا ان شاء اللہ تعالیٰ لیکن اگر وہ کیس ان تینوں جو اس میں بیٹھے ہوتے ہیں، انہوں نے کہا کہ بھئی آپ نہیں ہیں تو پھر میرا مطالبہ بھی ان شاء اللہ تعالیٰ خان صاحب! آپ مانیں گے۔ جس طرح میں نے کہا کہ گرفتاری 09 جولائی کو Warrant of arrest, illegal mining اور Misuse of power، دو سال میرے تقریباً منسٹری کے ہو گئے ہیں، مجھے سمجھ نہیں آ رہا ہے کہ Misuse of power میں نے تین چار فائلیں کی ہیں، وہ بھی انکوائری کی اور دو مہینے ہو گئے کہ بھئی جب میں گرفتار ہوا تو بھئی کل خبر پڑھی تھی اخبار میں کہ 42 ارب روپے کا وہ ہے، تو افسوس کی بات یہ ہے کہ بھئی 30 سال میں منرل ڈیپارٹمنٹ کی ریونیو اگر آپ دیکھ لیں تو پورے صوبے کا بجٹ میرے خیال میں 42 ارب روپے نہیں ہے تو مجھ پہ الزام لگایا ہے کہ 42 ارب روپے کی کرپشن، حالانکہ ہمارے منرل ڈیپارٹمنٹ کی Annual revenue target 30 / 35 کروڑ ہے لیکن دو سال میں میں نے پچھلے پہلے سال میں ٹارگٹ تھی 630 ملین اور میں نے 780 ملین Achieve کی تھی جی، بہر حال 42 ارب اور یہ الزامات تو لگتے رہتے ہیں لیکن

اختیارات کیا ہیں منرل ڈیپارٹمنٹ کے پاس، Mining Concession Rules, Rule 173 صرف مراسلہ، پولیس سٹیشن میں مراسلہ کرنا، پھر آگے پولیس کا کام، یہ ہمارے رولز ہیں، Mining Concession Rules، ایکٹ کے نیچے، Mining Act کے نیچے، باقی ہم نہ کوئی ایڈمنسٹریٹیو ڈیپارٹمنٹ ہیں، ہمارے پاس 1400 لیزز ہیں، 14 سو لیزز، Minimum lease 200 acre اور صرف 100 منرل گارڈز ہیں، 100 منرل گارڈز، 1400 لیززاور ہر ایک لیز کا 200 ایکڑ، تو مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ بھئی Illegal mining، زمین لوگوں کی، منرلز ہماری، نہ ان سے کوئی باؤنڈری، نہ اختیارات، اختیارات جس کے ہیں وہ باہر، جس نے ایکشن لیا ہے وہ اندر، یہ احتساب ہے اور یہ انصاف ہے؟ افسوس کی بات ہے بابک صاحب! آپ سب نے دیکھا ہو گا، جنگلات زمین کے اوپر ہیں، مائننگ نیچے ہے لیکن ان کی فورس ہم سے بہت زیادہ ہے، ہمارے ڈیپارٹمنٹ سے، ہمارے کوئی پانچ چھ سو ہیں، ان کی ہزاروں میں ہے، ان کے پاس مجسٹریٹس بھی ہیں، فارسٹ گارڈز بھی ہیں، رینج آفیسرز، بہت سارے، ان کا سسٹم ہے۔ ہماری گورنمنٹ میں تین آفیسرز، سینیئر آفیسرز، چیف کنزرویٹر سسپنڈ ہو چکے ہیں، سب کو پتہ ہے، احتساب کمیشن کیوں خاموش ہے؟ کون ہے اس کا منسٹر؟ کون ہے اس کا سپیشل اسسٹنٹ، گرفتاری کیوں؟ خان صاحب خود آپ کہہ رہے ہیں کہ لاکھوں فٹ لکڑیاں Illicit cuttings ہوئی ہیں، آپ خود ایڈمٹ کر رہے ہیں، چیف منسٹر صاحب آپ ایڈمٹ کر رہے ہیں، کوئی گرفتاری نہیں، کدھر ہے احتساب؟ کیا انہوں نے وہ نہیں کی Illegal cutting؟ تین سسپنڈ سینیئر آفیسرز تیار پڑے ہوئے ہیں کہ بھئی یہ سسپنڈ ہو گئے ہیں، Means کہ وہ اس میں Involve ہیں، آپ Investigate کریں کہ کیا اس میں چیف منسٹر Involve ہیں کہ نہیں ہیں؟ اس میں سپیشل اسسٹنٹ Involve ہیں کہ نہیں ہیں؟ گرفتار کریں، کیا یہی ضروری تھا کہ ڈی جی ڈاکٹر لیاقت دس مہینے Serve کر کے بغیر اس کو، اس کو لیٹر دے رہے ہیں کہ بھئی آپ جب سے آئے ہیں اور آج تک جب تک ہیں، آپ Illegal mining میں Involve ہیں، کیا میرے ساتھ پچھلے پرانے ڈی جی نہیں تھے، اس کو کیوں نہیں؟ یہ ایک سوال ہے بہت بڑا کہ ڈاکٹر لیاقت کی گرفتاری صرف ڈاکٹر لیاقت کی، کسی اور ڈی جی کی نہیں، اس بیچارے کے بھی دس سال، بے شک وہ اگر مجرم / ملزم جو بھی ہو، ثابت کریں، ان کی وہ نہیں کرتا لیکن سوال ہے کہ پرانے ڈی جی کیوں نہیں؟ Illegal mining تو اب سے نہیں ہو رہی، 30 سال سے ہو رہی ہے، نکالیں منرل ڈیپارٹمنٹ کی تاریخ میں ہم نے جو Assessment کی ہے، عنایت اللہ صاحب بیٹھے ہیں اور ان کے دیر

کے ممبران بھی، سراج صاحب کی سربراہی میں چیف منسٹر کے پاس جرگہ آیا ہے کہ بھئی یہ پہلی دفعہ دیر میں وہ Implementation کر رہے ہیں مائنز اور منرلز، اسی طرح ہے ناعنایت اللہ صاحب! میں نے کہا سوری جی، ہمارا نعرہ تبدیلی کا تھا، ہم Implement کریں گے، چیف منسٹر صاحب نے مجھے مجبور کیا لیکن میں نے نہیں مانا، انہوں نے بھی، جرگے نے بھی کہا، میں نے کہا سوری۔ بونیر میں پہلی دفعہ مائنز اور منرلز کے 'آکشنز' ہو رہے ہیں، سوات والے ممبران بیٹھے ہیں، سارے آتے ہیں بشمول ایم این ایز، میں نے Implement کئے، ریکارڈ پہ ہے۔ کوہاٹ، کوہاٹ میں بھی یہی تھا، ہر ایک ضلع میں، ایشو صرف نوشہرہ کا ہے، کیوں نوشہرہ کا ہے، کون ہے مجرم؟ یہ کیسز جو بنے ہیں صرف نوشہرہ کے ہیں، کسی ضلع سے شکایت نہیں ہے صرف نوشہرہ ہے۔ میں اسی سلسلے میں، اس ایشو میں تقریباً کوئی سال یا آٹھ نو مہینے پہلے اسی کیس میں، Illegal mining میں، میرے خیال میں مجھے تو میرے ذہن میں نہیں آ رہا لیکن مجھ سے سینیئر ممبران بیٹھے ہیں، کوئی بھی منسٹر چیف جسٹس پشاور ہائی کورٹ سے ملا نہیں ہو گا اپنے کوئی ڈیپارٹمنٹ کے ایشوز میں، صرف ضیاء اللہ آفریدی چیف جسٹس سے ملا ہے اپنے سیکرٹری اور ڈی جی کے ساتھ، سال پہلے، ریکارڈ پہ ہے، اسی چیف جسٹس سے اور اسی Illegal mining کے ایشو پہ کہ ہمیں سپورٹ کرو، میں ہائی کورٹ کے چیف جسٹس سے ملا ہوں، چیف جسٹس زندہ ہیں، ان کے ریکارڈ میں وہ Minutes بھی ہوں گے، میں نے ریکویسٹ کی کہ آپ ہمیں Help out کریں، اب میری ہو رہی ہے گرفتاری اسی ایشو میں۔ ساتھ ساتھ بہت افسوس کی بات ہے، احتساب کمیشن پہ جس ڈی جی کو گورنمنٹ نے سروس سے نکالا، اسی ڈی جی کو فوکل پرسن بنایا ہے، اسی ڈی جی کو استعمال کر رہا ہے۔ جس ڈائریکٹر کو بارود کے کیس میں میانوالی میں پکڑا تھا اور Fake document سے لاہور ہائی کورٹ سے رہائی کی، اسی کو فوکل پرسن بنایا ہے، یہ ریکارڈ میں ہے۔ جو ڈی جی کرپشن میں ملوث ہو، جس کو نکالا گیا ہو اور وہ اس کا فوکل پرسن بنے، وہ ہمیں Investigate کرے، کیا یہ انصاف ہے یا یہ احتساب ہے یا یہ ہو رہا ہے جی احتساب کمیشن میں؟ اس کے علاوہ میں نے جس طرح آپ کو بتایا ہے کہ بھئی Mining Concession Rules میں ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ جو اختیار ہے، وہ آپ کے سامنے ہے، ہم نے صرف مراسلہ کرنا ہے اور میرا یہ بھی سوال ہے کہ بھئی صرف ڈاکٹر لیاقت کیوں؟ کرنا ہے تو پیچھے کا بھی کرو، کیا ہماری کیبنٹ میں وہ نہیں بیٹھے سمگلرز، ہماری کیبنٹ میں سمگلرز، نارکاٹکس کے پرچے ہیں ان پہ، کیا ہماری کیبنٹ میں وہ نہیں بیٹھے ہیں، جس نے چیک لیا تھا اور پیسے Distribute کئے تھے؟ احتساب صرف ضیاء اللہ آفریدی کیلئے ہے؟ ان کیلئے

سپیشل کمیٹی بنتی ہے۔اب میں اپنی کیسوں پہ آتا ہوں۔پہلا کیس ماما خیل، ماما خیل، سکندر بھائی! توجہ جی، ماما خیل نوشہرہ میں نظام پور میں ایک لیز ہے Laterite کا، لیز ہولڈر حاجی یعقوب ماما خیل، میں اور قربان خان موجود ہیں، زندہ بھی ہیں اللہ کے فضل سے، Surprised visit ہم نے کیا 01-03-2014 کو، وقت 11:30، 11:30 بجے پہ میں اور قربان صاحب، میرے سیکرٹری میاں وحیدالدین، ہماری مانٹیرنگ ٹیم، ہم نے چھاپہ مارا، دریائے سندھ میں بھی سونے کی وہ ہو رہی تھی Illegal mining، اس کو بھی Arrest کر دیا، ہمارے ساتھ پولیس بھی تھی، پھر آگے چلے گئے ہم ماما خیل پہ، میں نے اور قربان خان نے ایف آئی آر کی، (ایف آئی آر کی کاپی دکھاتے ہوئے) اور یہ ایف آئی آر کی کاپی ہے جس میں وہی افسران نے، کیا پتہ تھا کہ میں آگے Arrest ہوں گا، نہ مجھے پتہ تھا، اس وقت کے افسران نے بدنیتی سے میرا نام ڈالا۔ایف آئی آر کر رہے ہیں ضیاء اللہ آفریدی اور قربان خان، لیکن شکر ہے کہ آج اللہ یہ میرے لئے ایک وسیلہ بنا رہا ہے عزت کا، قربان خان بھی بیٹھے ہیں اور وہ ایف آئی آر ہم نے کس پہ کی نوشہرہ کے حلقے میں؟ چیف منسٹر کے حلقے کا بندہ، چیف منسٹر کے 85(19) کا فرنٹ مین، وہ نام اس میں موجود ہے، بہت سارے Evidences ہیں، میں آپ کو بتاؤں گا، ایف آئی آر ہم نے کی، * + + + صاحب ہمارے * + + + ہیں، وہ * + + + ہیں، وہ صرف * + کرتے ہیں، (قہقہے اور تالیاں) باتیں بہت کرتے ہیں، باتیں بہت کرتے ہیں کہ بھئی میں نے یہ کیا ہے، وہ کیا ہے لیکن پریکٹیکل کچھ نہیں ہے۔01-03-2014 اور آج کونسی تاریخ ہے؟ تقریباً سال سے بھی زیادہ ہو گیا ہے، وہ ملزم ابھی تک پھر رہے ہیں دھندناتے، اس کو کس کی وہ ہے قائد اعظم اور ابرار کی، سب جانتے ہیں نوشہرہ والے، جانتے ہو ھلکه قربان خان!-----

<u>جناب سپیکر</u>: یہ آپ اس طرف، ضیاء اللہ خان۔

<u>جناب ضیاء اللہ آفریدی</u>: ساتھ ساتھ یہ Evidence ہے جی، میں اپنے کیس، Only اپنے کیس پہ----

<u>جناب سپیکر</u>: نہیں، مطلب ہے، آپ خود ہی-----

<u>جناب ضیاء اللہ آفریدی</u>: اپنے کیس پر مخاطب ہوں۔

<u>جناب سپیکر</u>: بسم اللہ، بات کر لیں، بالکل۔

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

جناب ضیاء اللہ آفریدی: 97ایف آئی آر زہم نے کی ہیں، یہ میرے پاس ثبوت ہیں، ان شاء اللہ میں ایک دو دن پھر، یہ بیگ میں لایا ہوں فائل کا بھرا ہوا، یہ ساتھ، اس میں میں نے Flags لگائے ہیں نوشہرہ کے اور Maximum مانکی شریف کے ہیں، ماما خیل میں Maximum ملزم مانکی شریف کے ہیں، مانکی شریف کس کے حلقے میں آتا ہے، سب کو پتہ ہے جی، کسی سے ڈھکی چھپی بات نہیں ہے جی۔ اب میں کیوں پکڑ لوں، میں کس طرح پکڑ لوں ملزموں کو؟ میرے پاس کیا اختیار ہے، منرل ڈیپارٹمنٹ کے پاس، ہمارے پاس صرف مراسلہ کرنا ہے، مراسلے کو Convert کرنا پولیس کا کام ہے۔ بذات خود میں نے آئی جی کو لیٹر لکھا ہے، میرے ریکارڈ پہ ہے، کمشنر کو لکھا ہے، میرے ریکارڈ پہ ہے، ان کے ریکارڈ پہ بھی ہے، ڈی سی، کمشنر، ڈی آئی جی، سب کو لیٹر لکھا ہے، ہمارے ڈیپارٹمنٹ نے ڈی سی کو لکھا ہے، ڈی پی او کو لکھا ہے، کون پکڑے نوشہرہ کے ملزموں کو؟ کس میں جرات ہے،* + + + سن رہے ہیں آپ؟ آپ کہہ رہے ہیں کہ میں Online FIR کر رہا ہوں، ہم Written FIR کر رہے ہیں اور آپ خاموش بیٹھے ہیں، اس کے پیچھے کون ہے؟ جناب عمران خان صاحب! کون ہے ان کے پیچھے؟ آپ (تالیاں) Investigate کریں، میں اسلئے کہہ رہا ہوں کہ آپ آ جائیں، کور کمیٹی بلائیں، مجھے Investigate کریں، میرے پارٹ پہ اگر کوئی غلطی ہے تو بالکل، میں تو کروں گا، Trial face کروں گا، ہر فورم پہ کروں گا، ہر عدالت میں جاؤں گا، اپنا دفاع کروں گا ان شاء اللہ تعالیٰ جو میرے پاس ریکارڈ ہے، وہ Present کروں گا، حقیقت بولوں گا۔ اب نہ منرل ڈیپارٹمنٹ کے پاس کوئی پولیس فورس ہے، نہ اختیار ہے، نہ مجسٹریٹ ہے، پکڑنا پولیس کا کام ہے، پولیس آئی جی کس کے نیچے ہے، ضیاء اللہ آفریدی کے نیچے ہے یا گورنر یا چیف منسٹر کے نیچے ہے، یہ آپ کو پتہ ہے جی؟ ایک ملزم جس کو یوسی کا کا صاحب سے ٹکٹ بھی دیا گیا ہے، پاکستان تحریک انصاف کے ڈسٹرکٹ ممبر تھے، اس پہ الیکشن، جناب چیف منسٹر صاحب کی یوسی ہے، کیا میں اس کو پکڑ سکتا ہوں یا میں نے معدنیات ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ یا ہم نے کوئی کوتاہی کی اس میں یا ڈاکٹر لیاقت نے کی ہوگی یا سیکرٹری نے کی ہوگی، دیکھ لیں، اگر کی ہوگی تو وہ ملزم ہے، ڈی پی او نہ میرے نیچے ہے، ڈی سی نہ میرے نیچے ہے۔ تو میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ماما خیل میں جتنے بھی ملزم ہیں، وہ سب PK-13 چیف منسٹر کے حلقے کے ہیں اور گرفتاری ان کی کیوں نہیں ہوتی؟ یہ میرے علم میں نہیں ہے کہ ان کے

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

پیچھے کون ہے، یہ آئی جی صاحب کو پتہ ہوگا، اس کے علاوہ جی دوسرا کیس تنگی کرومائیٹ، یہ جی میرے خیال میں سکندر خان اس علاقے کا ہے اور اس کو کچھ نہ کچھ پتہ بھی ہوگا۔ محمد علی شاہ باچا بھی کرومائیٹ کے پہاڑوں کے قریب رہتا ہے تو ان کو بھی پتہ ہوگا جی۔ یہ عتیق شاہ اور ارشد باجوڑ، جلال خٹک نامی لوگ ہیں جو میرے خیال میں چیف منسٹر کے گھر اور ان کے گھر میں کوئی 100 میٹر سے بھی کم Difference ہوگا، میں کیا کروں، میرے پاس اختیار ہے؟ دو کیس یہ ہو گئے جی اور ایک بہترین Evidence بھی ہے جس نے سفارش کی تھی، وہ ان شاء اللہ وقت آنے پہ بتاؤں گا۔ یہ اسلئے میں بتا رہا ہوں ساری باتیں کہ میں اپنے حلقے کا نمائندہ ہوں، پاکستان تحریک انصاف کا ورکر ہوں، میری گرفتاری کی وجہ سے بہت سارے سوال اٹھ رہے ہیں، پارٹی پہ بھی، میری ذات پہ بھی، میرے بچوں کیلئے، میرے خاندان کیلئے، میرے حلقے کیلئے کہ میں اس ایوان کو، اس فلور سے پشاور کے عوام کو، پارٹی کی لیڈر شپ کو باخبر رکھوں کہ حقیقت کیا ہے اور میں بہت ساری حقیقت ان شاء اللہ کور کمیٹی میں بتاؤں گا اور مجھے امید ہے کہ خان صاحب میری ریکویسٹ کو Honour کریں گے اور ضرور Honour کریں گے اور جو سپیشل گیسٹس، جو میں نے نام گنوائے ہیں، جرنلسٹس کے ساتھ ہمارے پشاور ٹاؤن ون کے Elected members، وہ بھی ان شاء اللہ اس میں بیٹھے ہوں گے۔ تو تنگی کرومائیٹ کا کیس، Evidences، میری انوسٹی گیشن ہو رہی تھی احتساب کمیشن میں، دو دن پہلے میں نے فائل دیکھی، اس میں وہ لیٹر تھا، اچانک صبح میرے پاس بہت Early ڈاکٹر صاحب آ گئے، 6:30 پہ، تو جب ڈاکٹر آتا ہے تو پتہ چل جاتا ہے کہ بھئی ایک نیا کیس بن گیا، وہ میڈیکل کرتے ہیں جی، تو مجھے پتہ چلا کہ میرے خیال میں ایک کیس بنا رہے ہیں نیا، ڈاکٹر صاحب نے میرا میڈیکل، میں نے کہا ڈاکٹر صاحب! میں نے تو آپ کو نہیں بلایا، کہتے ہیں یار! بس ان لوگوں نے مجھے کہا ہے کہ ضیاء اللہ آفریدی کا میڈیکل چیک اپ کر لو، میں نے کہا ٹھیک ہے ایک تحفہ اور بھی دے رہے ہیں۔ گیارہ ساڑھے گیارہ بجے انوسٹی گیشن آفیسر آ گئے، اس نے مجھے کہا کہ آپ تنگی کرومائیٹ میں Arrest ہوئے، میں نے کہا ٹھیک ہے لیکن دو دن پہلے جو میں نے فائل دیکھی تھی، میرا ایک ہمدرد انوسٹی گیشن آفیسر آیا، اس نے کہا کہ فائل سے وہ لیٹر چھپا لیا گیا ہے، وہ Evidence جو کہ اللہ کے فضل سے میرے پاس ہے اور بہت Important evidence ہے، وہ چھپا لیا گیا ہے، میں نے جج صاحب کو ریکویسٹ کی کہ جج صاحب جب مجھے پیش کیا گیا، میرا وکیل بھی نہیں تھا، Surprised warrant of arrest، میں نے کہا کہ دو فائلوں میں سے ایک فائل سے ایک Evidence چھپا لیا گیا ہے، آپ اپنے ریکارڈ میں صرف نوٹ کر

لیں۔ بہر حال وہ آج اس فلور پر بھی میں ریکارڈ کر رہا ہوں اور ادھر بھی میں نے ریکارڈ کیا تھا، اس کی فوٹو کاپی میرے پاس بھی ہے، بہت سارے لوگوں کے پاس بھی ہے، وہ بھی ڈسٹرکٹ نوشہرہ اور یونین کونسل مانکی شریف کے لوگ ہیں جو میرے اوپر کیس بنا ہے۔ تیسرا کیس ایبٹ آباد کا فاسفیٹ کا، 2010 میں وہ لیز ہو چکا ہے، پچھلے گورنمنٹ میں فاسفیٹ کی خبر لگی ہے، بریکنگ نیوز کہ بھئی ضیاء اللہ آفریدی کے پارٹنرز کو گرفتار کر لیا گیا ہے اور اتنے روپوں کی وہ کرپشن، وہ جو میں نے Written statement دی ہے، وہ ریکارڈ پر ہے، وہ ان شاء اللہ مجھے امید ہے، جنرل صاحب سے میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ وہ میری جتنی بھی انوسٹی گیشن ہے، وہ میڈیا کو بتائیں، میرے Questionnaire میڈیا کو بتائیں کہ مجھ سے کونسے سوالات پوچھے گئے اور میں نے کونسے جوابات دیئے ہیں؟ میرے پاس ہیں، ان کے سوالات بھی میرے پاس ہیں Written جو کہ مجھے انہوں نے دیئے جس پر کرنل سیف اللہ اور میرے دو انوسٹی گیشن آفیسرز کے دستخط ہیں، 112 کوئسچنز مجھ سے 48 دن میں کئے گئے ہیں اور سب کا میں نے جواب دیا ہے In written اور ان سے میں نے ایک سرٹیفکیٹ بھی لیا ہے، During custody انہوں نے مجھے ایک سرٹیفکیٹ بھی دیا ہے کہ بھئی آپ سے اتنے کوئسچنز کئے ہیں اور آپ نے یہ فلاں فلاں کیسز میں، اس کے بعد بھی اس نے تیسرا کیس بنا دیا، وہ کیس پچھلی گورنمنٹ نے لیز دیا تھا اور چیف منسٹر صاحب کا بھتیجا عادل، ان کا دوست، ان سے ان کی وہ تھی، وہ بندہ بھی گرفتار ہے، وہ بھی کچھ کہے گا کہ حقیقت کیا ہے لیکن میرے پاس جو علم ہے، میں نے آپ کو بتا دیا کہ وہ کیس بھی نوشہرہ سے Linked ہے جو میں نے Statement دی اور جو ریکارڈ میں بھی ہے اور ان شاء اللہ وہ بندہ نکلے گا، وہ بھی کچھ بات کر لے گا۔ تو مطلب، سب سے Important role illegal mining میں پولیس کا ہے، ٹوٹل ہم نے ایف آئی آر زکی ہیں، دو سال میں 714 مراسلہ پلس آیف آئی آرز، اب مجھے * + + + صاحب سے سوال ہے کہ آپ نے کتنے لوگوں کو گرفتار کیا ہے؟ نوشہرہ میں 97 ہیں جس میں Maximum ماما خیل کے ہیں، آئی جی صاحب! آپ بتائیں کہ آپ نے کتنے لوگوں کو گرفتار کیا ہے؟ آپ تو کہہ رہے ہیں کہ بھئی آن لائن، باوجود یہ کہ وہ بااختیار ہیں، کوئی مداخلت نہیں ہے، اس میں کوئی Political interference نہیں پھر گرفتاری کیوں نہیں، کیوں نہیں کر رہے ہیں گرفتار؟۔۔۔۔

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: یہ * + + + کالفظ، یہ Expunge کر لیں۔

جناب ضیاء اللہ آفریدی: وہ ہیں جی، وہ تو * + وہ کر رہے ہیں جی سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: بہر حال یہ Expunge۔

محترمہ نگہت اورکزئی: نہ سپیکر صاحب! یہ الفاظ Expunge نہ کریں۔

جناب سردار حسین: جناب! چې څه حقیقت د ے هغه مه۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی، بہر حال میرا اپنا کام ہے اور یہ اس کا اپنا کام ہے، میں اپنا کام جانتا ہوں۔

جناب ضیاء اللہ آفریدی: سپیکر صاحب! حقیقت، حقیقت ہے وہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی ضیاء اللہ خان، پلیز۔

جناب ضیاء اللہ آفریدی: تو میری جنرل صاحب، جنرل حامد سے ریکویسٹ ہے کہ فارسٹ کا جو منسٹر ہے، منسٹر، منسٹر، اس کو بھی گرفتار کیا جائے اور ساتھ ساتھ بہت Important بات، احتساب ہونا چاہیئے، سب کا ہونا چاہیئے، مجھے کوئی اعتراض نہیں اور میں ہر جگہ Face کروں گا۔ میں درمیان میں بات بھول گیا، ایریگیشن کے کنٹریکٹرز تھے، کوئی آٹھ یا دس، جو سمال ڈیم بنا رہے تھے، اس میں Illegal mining ہو رہی تھی، پہلی دفعہ ہم نے اس پر Assessment کی، اس میں چار نوشہرہ کے تھے، ایک ایک کنٹریکٹر کے پیچھے اٹھارہ بیس، اٹھارہ بیس کروڑ روپے، وہ بھی میرے اوپر پریشر، محمود خان نہیں بیٹھے، سمری Put up کی میں نے اور سیکرٹری نے مخالفت کی، ابھی بھی وہ ریکارڈ پر موجود ہے، ایک کنٹریکٹر اس میں، جس کے پاس تین چار کام ہیں، وہ مانکی شریف کا ہے۔ اس کے علاوہ تیس سال سے کسی نے بھی نہیں پوچھا تھا کہ بھئی سیمنٹ انڈسٹری کیا کر رہی ہے، کیا وہ Illegal mining کر رہی ہے؟ میں نے اور ہمارے ڈیپارٹمنٹ کے افسران نے اس کو چیک کیا اور تمام سیمنٹ انڈسٹریز Illegal mining میں Involve تھیں اور اس کے خلاف Assessment کی اور یہ فائل اس میں ریکارڈ ہے میرے پاس ساری کہ ایک ایک سیمنٹ فیکٹری کہ وہ کروڑوں روپے Illegal mining میں Involve تھی، مافیا، تو میری گرفتاری میں مافیاز پلس اور کچھ لوگ لیکن بہر حال میرا عدلیہ پر پورا پورا اعتماد ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ اپنے کیس کو لڑوں گا، ان شاء اللہ تعالیٰ، اللہ کے فضل سے میں سرخرو ہوں گا۔ تو یہ ایکشنز تھے جو ہم

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

نے کئے ہیں، میں نے خود اپنے Letterhead pad پر چیف منسٹر کو، میرے پاس موجود ہے ریکارڈ، کسی کو بھی میں دکھا سکتا ہوں، چیف منسٹر کو میں نے لیٹرز لکھیں ہیں اور یہ لیٹر کمشنر بنوں کو میں نے لکھا ہے 19-02-2013 کو، جس وقت میں سپیشل اسسٹنٹ تھا، ڈی آئی جی بنوں، کمشنر Regarding illegal mining، آئی جی صاحب کو 25-12-2013 پر میں نے لکھا ہے اور آل ڈی آئی جیز کو، کمشنر پشاور کو 28-11-2013 میں، کمشنر ہزارہ کو 29-01-2014 پر، چیف منسٹر صاحب کو 02-05-2014، پھر Again ڈی آئی جی ہزارہ 02-05-2014، چیف منسٹر کو 21-11-2014، چیف منسٹر صاحب کو 28-01-2015، چیف منسٹر صاحب کو 30-03-2015، چیف منسٹر کو 13-04-2015، کمشنر پشاور کو 05-05-2015، یہ ریکارڈ پر ہیں، ان کے ریکارڈ پر بھی ہے Regarding illegal mining۔ تو میرا تو یہ اختیار ہے، میرے ڈیپارٹمنٹ کا یہ اختیار ہے کہ وہ Inform کرے ان Enforcing agencies کو، باوجود یہ ہماری گرفتاری، اس کے ساتھ ساتھ اگر جنرل حامد صاحب! آپ نے احتساب کرنا ہے تو سب سے Important احتساب اے پی ایس سکول کا ہے جو کہ آپ اگر اس پر خاموش رہیں جس میں آپ کی فوج کے جوانوں کے بچے شہید ہو چکے ہیں اور ہمارے آئی جی صاحب پہلے کینٹ میٹنگ میں بتا رہے ہیں، کینٹ کا کہہ رہے ہیں اور فوج کو بدنام کرنے کی سازش کر رہے ہیں کہ یہ تو کینٹ کا ایریا ہے، آئی جی صاحب کہہ رہے ہیں کہ کینٹ ہے، آپ کی کیا Responsibility ہے آئی جی صاحب! اے پی ایس سکول سے کتنی پولیس سٹیشنز ہیں ان کی، کیا یہ Terrorists ہوا میں اترے، By air آ گئے؟ جنرل صاحب! آپ اس آئی جی کا احتساب کریں اور اس صوبے کی جو سینیئر آفیشلز جو بھی ملوث ہیں، ان کا احتساب کریں، ان بچوں، ان شہیدوں کا حساب ان سے لے لیں کہ بھئی آپ نے کتنے پولیس سپاہیوں اور آفیسرز سسپنڈ کئے اس کیس میں، بتائیں آپ؟ آپ نے کیوں ابھی تک ایکشن نہیں لیا کہ یہ Terrorists کیسے پہنچے اور آپ کیبنٹ میں بتا رہے ہیں کہ بھئی کینٹ کا، فوج کو بدنام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، آپ ان کا احتساب کریں، جو بھی اس میں ملوث ہوں، ان کے خلاف ایکشن لیں۔ ہفتہ بعد آپ ایس پی کینٹ کو ٹرانسفر کر رہے ہیں، کیوں؟ کیوں خاموشی ہے اس پر؟ آپ کیوں آئی جی صاحب! انکوائری نہیں کر رہے ہیں، کیا آپ نے ان کو Facilitate کیا ہے؟ تو جنرل صاحب! آپ اس کیس کی ضرور انوسٹی گیشن کر لیں اور ان سے پوچھیں کہ آپ نے کتنے افسران سسپنڈ کئے ہیں۔ پولیس کی بھی ذمہ داری تھی، ٹریس اندر آنے کی، صرف پاک فوج کی نہیں تھی جو آپ کہہ رہے ہیں کہ پاک فوج کا ایریا تھا۔ آخر میں میں

جنرل صاحب! آپ سے پھر ریکویسٹ کرتا ہوں، اس کیس کے حوالے سے آپ نے ایک اہم ملزم سے بیس سے پچیس سوالات پوچھے ہیں، Questionnaire بھیجا ہے، ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ اس کو بلا لیتے لیکن بجائے بلانے کے آپ ان کے پاس گئے ہیں تو Kindly جنرل حامد خان! آپ وہ سوالات پاکستانی میڈیا کو بتائیں اور وہ شخص بھی بتائیں جس سے آپ نے پوچھے ہیں تاکہ صوبے کے عوام کو، پاکستان کے عوام کو اور پاکستان تحریک انصاف کے عوام کو پتہ چلے کہ کون اس میں ملوث ہیں؟ میں ایک بار پھر پورے صوبے کے عوام کا خصوصاً پشاور کے تمام عوام کا، بہنوں کا، ماؤں کا، جنہوں نے میرے لیے دعائیں کیں، میرے حوصلے بلند کئے، مشکور ہوں، اپوزیشن ممبران کا مشکور ہوں اور ان شاء اللہ وتعالیٰ ہر فورم پر میں اپنے کیس کا دفاع کروں گا اور ہر فورم، ہر احتساب کیلئے میں تیار ہوں۔ بہت شکریہ جی۔

جناب سپیکر: شاہ فرمان خان! شاہ فرمان خان۔

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): شکریہ جناب سپیکر۔ آج اس اسمبلی کی تاریخ کا ایک منفرد دن ہے، آج جو ہم بحث کر رہے ہیں اور ضیاء اللہ صاحب نے تفصیل میں بات کی، ایک Sitting Minister explanation دے رہا ہے اس ہال کو بھی، اس ہاؤس کو بھی، عوام کو بھی، میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان تحریک انصاف کے منشور نے جس ڈائریکشن میں یہ ساری چیزیں موو کی ہیں، اس میں اتنے سخت لمحات ہمیں Face کرنا پڑ رہے ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ان شاء اللہ اس کا انجام اچھا ہوگا اسلئے کہ یہ سارا کچھ نیک نیتی کی بنیاد پر ہو رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس ہاؤس کا ہر ایک ممبر، اس کے پاس صرف اس کی عزت اور اس کی Reputation ہوتی ہے اور اگر کسی وجہ سے، احتساب کا عمل سب کو Acceptable ہے، اگر کسی وجہ سے، اگر کسی Negligence سے اور اس کے اوپر بہت ساری باتیں ہو گئی ہیں، اس کے اوپر میٹنگز ہوئی ہیں، پارلیمانی لیڈرز کے ساتھ یہ بات کی گئی ہے کہ احتساب کمیشن یا احتساب کے اس عمل میں کہاں کہاں پر غلطیاں ہیں جہاں پر انصاف کے تقاضے پورے نہیں ہو رہے ہیں۔ جناب سپیکر، اس کے اوپر میں سمجھتا ہوں کہ اس پورے ہاؤس کا Consensus ہونا چاہیئے۔ دو باتیں، ایک تو احتساب سر عام ہو اور انصاف کے تقاضے پورے کر رہا ہو، جس طرح ضیاء اللہ صاحب نے کہا، یہ بھی افسوس کی بات ہے کہ اگر سابقہ حکومتوں کے ہیں اور موجودہ حکومتوں کے ہیں، اگر ایک بھی چور بچ نکلتا ہے تو یہ انصاف کے تقاضے پورا نہیں کرے گا اور اگر کسی کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے جناب سپیکر، احتساب کمیشن کے اوپر ہم نے بات کی، ان کے ساتھ میٹنگ تھی، ضیاء اللہ صاحب کے Arrest کے بعد ہم نے ان

کے ساتھ یہ ایشو Take up کیا اور چند پوائنٹس ان کے ساتھ ہم نے ڈسکس کئے اور اس کے اوپر پہنچے کہ میں اس ہاؤس کیساتھ شیئر کرنا چاہتا ہوں۔ نمبر ون، زیادہ تر Evidences اس کرائم کے ہوتے ہیں ڈاکیومنٹس کے اندر، لہذا Arrest کرنا کتنا ضروری ہے اور کس سٹیج کے اوپر Arrest ہونا چاہیئے بندہ، یہ ایک سوال ہے، کیونکہ جب آپ کے اوپر کرپشن کے چارجز ہوں تو کرپشن کے چارجز ہوتے ہیں آپ کے کاغذات میں، اگر آپ 302 کے بندے کو Arrest کرتے ہو تو وہ تو ٹھیک ہے، اس سے آپ Extract کرتے ہو چیزیں، ہم Plea bargain کیلئے کسی کو Arrest نہیں کرتے، ہم Volunteer return کیلئے کسی کو Arrest نہیں کرتے، لہذا میں سمجھتا ہوں کہ آپ، Arrest کا ایک Question mark جو ہم نے ڈسکس کیا ہے اور اس کے اوپر پارلیمانی لیڈرز سے بھی بات کی ہے کہ کیا ضروری ہے کہ نہیں ہے؟ اگر ہے تو کس سٹیج کے اوپر ہونا چاہیئے، اس کے اوپر کمیٹی بیٹھی ہوئی ہے اور اس کے اوپر ہم Input، اور آج ضیاء اللہ صاحب کی تقریر سے بہت سارے پوائنٹس اس کے اندر آ گئے۔ تو جناب سپیکر! وہ کونسا عمل ہے جس کے اندر ہم یہ ثابت کریں کہ اگر یہ بندہ Innocent ہے تو وہ سب سے پہلے اس ہاؤس کے سامنے بتا دے کہ وہ Innocent ہے۔ اس ہاؤس کا کوئی بھی ممبر، اپوزیشن ہو یا حکومت کا ہو، کوئی منسٹر ہو یا کوئی ایم پی اے ہو جناب سپیکر! یہ انتہائی Criminal negligence ہو گی کہ اگر وہ مجرم نہیں ہے، اس کے اوپر ہاتھ اٹھانے سے پہلے جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں وہ سارے انصاف کے تقاضے پورے ہو جانے چاہیئں کیونکہ یہ اس ہاؤس کا تقدس ہے، یہ ضیاء اللہ صاحب نہیں ہے، شاہ فرمان نہیں ہے، سکندر نہیں ہے، یہ اس آنریبل، اس آگسٹ ہاؤس کے ممبران ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کیلئے وہ سارے تقاضے پورے ہو جانے چاہئیں، میں یہ نہیں کہتا کہ یہ قانون سے بالاتر ہے، کوئی بھی، اگر کسی نے کرپشن ماضی میں کی ہے یا آگے کرے گا، Arrest ہونا یا احتساب کے عمل سے گزرنا اس کا مقدر ہے لیکن طریقہ کار کیا ہے، اس کے اوپر بات ضرور ہونی چاہیئے۔ میں جناب سپیکر! اس کے اوپر زور دوں گا اور اپوزیشن ممبران سے پارلیمانی لیڈرز سے بھی بات کروں گا اور اس کے اندر جو کمی ہے، جو ضیاء اللہ صاحب کے بارے میں چیئرمین پاکستان تحریک انصاف نے بھی کہا، پارٹی بھی یہ کہتی ہے، ہم بھی یہ کہتے ہیں کہ پی ٹی آئی کا بحیثیت۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

<u>وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ:</u> جناب سپیکر! ایک Political victimization اس ملک کے اندر ایک روایت رہی ہے، ہم نے اس پراسیس سے یہ اتنی Maturity اور اس کے اندر وہ امنڈمنٹس لائی ہیں کہ

اپوزیشن اور گورنمنٹ، اس ہاؤس کے سارے ممبران اس کے اوپر متفق ہوں کہ اس پروسیجر کے اندر Political victimization نہیں ہوسکتی، نمبر ون۔ نمبر ٹو جناب سپیکر! یہ بالکل قابل قبول نہیں ہے کہ اس ہاؤس کے ممبران، کیبنٹ ممبر خدمت بھی کر رہا ہو اور اس کے ہاتھ بھی کانپ رہے ہوں کہ کل کوئی آ کے مجھے Arrest نہ کر لے، یہ بالکل قابل قبول نہیں ہے جب تک انصاف کے تقاضے پورے نہ کیے جائیں، لہذا ہم نہیں چاہتے کہ احتساب کے عمل میں اس ہاؤس کے وقار کو کم کیا جائے یا اس کے اختیار کو کم کیا جائے، یہ بالکل قابل قبول نہیں ہے جناب سپیکر، لہذا اپوزیشن سے پارلیمانی لیڈرز سے یہ درخواست ہے کہ اس کے اوپر جو میٹنگز ہو رہی ہیں، Seriously اس کو لیں، اس کے اوپر بات کریں، اس کے اندر امنڈمنٹس لے کے آئیں تاکہ انٹرنیشنل سٹینڈرڈ کا انصاف Ensured ہو، Political victimization نہ ہو، ظلم نہ ہو، اپنے بندے کے ساتھ ظلم نہ ہو، یہ نہ کہ شاہ فرمان چاہے تو کسی کو اب وہ Victimize کر سکتا ہے، نہ حکومت کسی کو Victimize کرے، نہ حکومت خود Victimized ہو اور نہ یہاں پر خوف کا ماحول ہو کیونکہ یہ Elected House ہے، یہ عوامی نمائندگی، یہ ضرور ہے کہ چونکہ اس ملک کے اندر بدقسمتی سے کرپشن اور یہ عوام کی بھی ڈیمانڈ تھی اور اس کے اوپر ہمیں ووٹ ملا ہے، لہذا اس کے اندر ہم کمزوری تو نہیں لا سکتے لیکن پراسیس کو ان شاء اللہ تعالیٰ Transparent کریں گے۔ ضیاء اللہ صاحب کے بارے میں چیئرمین پاکستان تحریک انصاف نے بھی کہا ہے جناب سپیکر! ہم بھی کہتے ہیں کہ پاکستان تحریک انصاف کا نظریاتی کارکن ہے، عمر اس کی جتنی ہے، سیاسی طور پر ہمارے سامنے بڑا ہو گیا ہے، ہم اس کو اچھی طرح جانتے ہیں، پارٹی کا بھی یہ خیال ہے، چیئرمین کا بھی یہ خیال ہے، ہم سب کا یہ خیال ہے کہ ان شاء اللہ ضیاء اللہ صاحب سرخرو ہو کے نکلیں گے۔ چونکہ یہ پاکستان تحریک انصاف کا اس حکومت کا اپنا بنایا ہوا اپنے Concept کے مطابق ادارہ ہے، لہذا ہم انتظار کر رہے ہیں لیکن جس طرح انہوں نے خود کہا ہے کہ میں ملزم ہوں، میں مجرم نہیں ہوں، ابھی بھی ہمارا Faith ہے جناب سپیکر! ابھی بھی ہمارا یقین ہے، ہم ضیاء اللہ پہ Trust کرتے ہیں لیکن جو احتساب کا عمل ہے، اس کے اندر وہ جس تکلیف سے گزرے، انہوں نے جو باتیں کیں، اس کا بھی نوٹس لیا جائے گا، پارلیمانی لیڈرز کے ساتھ بھی ڈسکس کیا جائے گا، جو کمی انہوں نے بتائی جناب سپیکر! اس کو بھی سامنے لے کے آئیں گے اور بالکل ہم ضیاء اللہ صاحب کو ملزم سمجھتے ہیں، مجرم نہیں سمجھتے ہیں اور اس خواہش اور دعا کے ساتھ اور اس امید کے ساتھ

کہ ان شاء اللہ ضیاء اللہ Innocent ہے اور بہت جلدی وہ سر خرو ہو کے باہر نکلیں گے۔ تھینک یو ویری مچ، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں ڈسکشن کافی ہو گئی ہے۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب! میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: سردار حسین صاحب! آپ ۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں پلیز، آپ بیٹھ جائیں، یہ طریقہ نہیں ہے، نہ آپ بیٹھ جائیں۔

(شور)

جناب سپیکر: وہ جی جو ڈسکشن ہو رہی ہے نا، اس پہ بات ہو رہی ہے، ناں اس طرح تو نہیں ہوتا، ناں جی جو ڈسکشن ہو رہی ہے (مداخلت) جی جی، سردار حسین! (مداخلت) آپ پلیز، بیٹھ جائیں، میں، یہ بات کر لیں اس کے بعد۔

جناب سردار حسین: شکریہ سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، زه ستاسو شکریه ادا کومه چې ضیاء الله آفریدی صاحب چې د دې هاؤس ډیر آګسټ ممبر هم دے او زمونږ آنریبل ممبر دے، کیبنټ ممبر هم دے او تاسو پروډکشن آرډر د هغه هم ایشو کړو او هغه دلته راغے، خپل مؤقف ئے هم بیان کړو۔ سپیکر صاحب! زما دا خیال دے چې څنګه هغوی په خپلو خبرو کښې اووئیل او چې دا کوم کار نن هغه سره روان دے، دا خدائے مه کړه خدائے مه کړه سبا د دې هاؤس هر ممبر سره داسې کیدے شي۔ دا ډیره زیاته عجیبه خبره ده او مونږ په دې خبره سپیکر صاحب، نه پوهیږو څکه چې یواځې په دې هاؤس کښې نه، په دې ټوله صوبه کښې هیڅوک په دې خبره اختلاف نه لري چې په دې وطن کښې ډیر لوئے کرپشن دے او د هغې حساب کتاب پکار دے او د هغې مخ نیوے هم پکار دے، دوه خبرې دي، یوه دا چې د هغې حساب کتاب اوشي او دویمه دا چې د هغې مخ نیوے اوشي، د هغې روک تهام اوشي۔ سپیکر صاحب، په دې ملک کښې قومي اداره نیب چې دے، هغه موجوده ده او بیا په دې صوبه کښې انتی کرپشن هم موجود دے او بیا احتساب کمیشن چې دے هغه جوړ شو، بهرحال څنګه چې دلته ذکر کیږی یا ذکر مونږه اوریدلے دے چې د تحریک انصاف دا کوشش دے چې

نیب په هغې کار کښې ناکامه دے او د انټی کرپشن د ومره Capacity نشته چې هغه کوم کار چې دے چې هغه سر ته اورسوی۔ بهرحال دا دلته د تحریک انصاف او د اتحادیانو حکومت دے ، دا به د هغوی سوچ وی، دا هغوی ته حق هم دے ، دا د هغوی اختیار هم دے ، خبره یواځې د ضیاء اللّٰه صاحب چونکه دلته نن راغلے دے ، دا څومره ډیره عجیبه خبره ده چې نن د دې هاؤس یو ډیر محترم ممبر هغه یا پنځوس ورځې اوشوې یا د هغه پینځه څلویښت ورځې اوشوې، هغه په جیل کښې پروت دے ، په دې پنځوس ورځو کښې یوه خبره په هغه نه ده ثابته شوې چې هغه خدائے مه کړه خدائے مه کړه چې څنګه خبره کیږی چې یا Misuse of power شوے دے یا کرپشن شوے دے ، دا د دنیا په کوم قانون کښې دی، په کوم قانون کښې، دا د دنیا په کوم کتاب کښې دی، دا تلوار دې نیولو ته ده، دې تذلیل ته ده، دې شرمولو ته ده او که دا تلوار د دې کرپشن روک تهام ته ده یا د احتساب کولو ته ده؟ دا خو زما یقین دا دے چې ښکاره مثال دے چې نیت او اراده د دې د پاره نه ده چې کرپشن د ختم شی او حساب کتاب د اوشی، تلوار دې خبرې ته ده چې کوم سړے اختلاف لری یا کوم سړے د انتقام نشانه جوړول غواړی چې هغه سړے په نخښنه کړی۔ مثال هغه پیش کړو چې ما په نوښار کښې97 ایف آئی آرز کړی دی، دلته مونږ روزانه اؤرو چې دا پولیس ئے هم چې دا Depoliticized دے ، هغه خودمختاره دے ، بیا دا سوال په دې هاؤس کښې چې پورته شو او دا سوال دې منسټر صاحب میډیا ته هم پورته کړے وو، د دې سوال جواب چې هغه ورله هر نوم ورکړو، زه ورته بیا هم دا وایم چې زمونږ د دې صوبې محترم آئی جی صاحب د د دې سوال جواب ورکړی۔ جرنیل صاحب چې د دې احتساب مشر دے ، هغه ریکویسټ کوی چې زه ورسره ملاویږم، دا خو د دنیا حال نه دے ، مونږ مسلمانان یو، مونږ پښتانه یو، مونږ مهذبه یو، مونږ جمهوریت پسنده یو، یو سړی باندې الزام دے ، هغه ته ته میډیا نه پریږدې، هغه ته اسمبلئ ته هغه ډیره په بخښنه سره وایمه چې ستاسو بیا هم شکریه ادا کوم چې تاسو به د ډیرو مشکلاتو نه تیر شوی یئ خو بیا هم ستاسو شکریه ادا کوم، هغه اسمبلئ ته نه راځی، (تالیاں) هغه له بل فورم تاسو نه ورکوئ۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایک بات، میں بالکل وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ پروڈکشن آرڈر میں نے خود اپنی مرضی سے کیا ہے، مجھے جس نے بھی کہا ہے، میں نے خود سوچ سمجھ کے میں نے اقدام اٹھایا ہے اور وہ جو ایم پی اے کی وہ تھی اور میں نے خود اس میں Involvement کی ہے۔ مختلف اپوزیشن لیڈرز کے ساتھ میں نے رابطہ کیا ہے اور گورنمنٹ آفیشلز کے ساتھ میں نے رابطہ کیا ہے، یہ میں نے خود اپنی Discretionary power، خود اپنی مرضی سے کی ہے۔

(تالیاں)

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب! مونږ تاسو نه په راروان وخت کښې هم ان شاء الله دغسې توقع کوؤ که خیر وی چې تاسو به د کسټوډین کردار چې څنګه ادا کوئ، دغسې به ادا کوئ۔ سپیکر صاحب! سوال دا دے چې مونږ چې نن دا احتساب کمیشن دے، شوکت صاحب وائی چې د نورو هم نمبر دے، چې ستاسو دا حال وی نو د ټولو به پکښې نمبر راځی ان شاء الله که خیر وی۔ (قہقہے اور تالیاں) سپیکر صاحب! دا ډیره زیاته سنجیده خبره ده، زما دا خیال دے چې مونږ نن د دې خبرې نه سیاسی فائده پورته کول نه غواړو خو دا ضرور وایو چې دا د میډیا ټرائیل چې کوم روان دے، دلته شاه فرمان صاحب ډیره ښکلې خبره اوکړه چې دا کار ډیر په نیک نیتئی روان دے، زه که الفاظ استعمالوم نو تاسو به ئے بیا Expunge کوئ نو زه ئے نه استعمالوم، دا خو ډیر ښکلے کار دے چې په نیک نیتئی روان دے چې نن سیاسی خلقو سره صرف کیرئیر دے، کیرئیر چې هغه کیریئر ورله ما پرینښودو، هغه ته، ورپورې ما شوتې (مسخرې، ملنډې، ټوقې) اوکړې، ما ورله ګریوان اوشلول، دا آنریبل ممبر به سبا خپلو بچو له څنګه وضاحت کوی، دے به خپلو رشته دارو ته څنګه وضاحت کوی، دے به خپلو ووټرانو ته څنګه وضاحت کوی؟ (تالیاں) خو سوال دا دے سپیکر صاحب! چې د دې Compensation د حکومت سره څه دے یا احتساب کمیشن سره Compensation څه دے؟ دا که بدمعاشی وی او دا بدمعاشی ده نو بیا نن مونږ په ډاګه وایو چې هغه احتساب کمیشن که دا جرنیل دے، جرنیل او یا دا د هغه ملګری دی، نو دے د دومره نه یریږی چې دے نن د وزیر اعلیٰ په خله باندې د هر چا ګریوان ته لاس اچوی او د هر چا کیریئر د تباه کوی؟ دا بیا د پښتو وطن

دے چې يو سړے بدمعاشي کوی نو په دې وطن کښې بيا ډير بدمعاشان شته، هر سړے د بل نه ډير لوئې بدمعاش دے۔ (تالیاں) سپيکر صاحب، مونږ ډير په مهذب انداز کښې دا خبره کوؤ چې حساب کتاب د اوشی، حساب کتاب او د هر چا سره د اوشی، د هيچا سره د رعايت نه کيږی، که نن د ضياء الله نه دا تپوس کيږی چې تا دا واسکټ اچولے دے نو که دا واسکټ يواځې ضياء الله اچولے وی خو واقعی يواځې د ده نه د تپوس اوشی چې تا واسکټ د کوم ځائې نه راوړے دے، ښه که دا واسکټ زرو کسانو نورو اچولے وی نو ته يواځې د ده نه تپوس کوې او د دې يو کم زرو نه تپوس به نه کوې نو بيا دلته سواليه نشان جوړيږی۔ سپيکر صاحب، زه دا ګنړم چې په دې حالاتو سره به کرپشن شايد چې ختم نشی، احتساب چې دے، حساب کتاب چې دے هغه به اونشی او بيا تاسو ته خو مخکښې هم وئيلی وو چې 2004 ټائم ديکښې ورکړو، ولے پاکستان په 2004 کښې جوړ شوے دے، مخکښې به چا پبلک آفسز استعمال کړی نه وی او بيا د يو سړی اختيار دے، يو جنرل سره اختيار دے، د هغه خوښه ده چې څوک نيسی۔

جناب سپیکر: سردار حسين صاحب! تاسو د سليکټ کميټئ ممبر وئ کنه؟

جناب سردار حسین: په هغې باندې زه راځم۔ د کميټو ذکر اوشو، زه راځم۔ يو سړی سره اختيار دے، دا اختيار خو کم از کم څلور پينځو، آټھ نمبر، پنځو نمبرو سره پکار دے چې مثال په يو سړی باندې درخواست راغے او دا خبرې ډيرې ګرانې دی، ما ته پته ده چې دا به ما ته هم ډيرې ګرانې پريوځی خو، چې دا نن د ضياء الله دومره نرتوب دے، مونږه پښتانه يو ان شاء الله که خيروی، دلته دا ډيرې خبرې کوی، تاسو ګورئ جی دا ماحول لږ نن داسې مدهم مدهم دے، افسران، دا نور څه نه سپيکر صاحب! کار هم په ټپه ولاړ دے په ټپه، نن تاسو اوګورئ يو فائل له افسر لاس نه وروړی، (تالیاں) د دې يرې نه نه چې مونږ دا خبرې کوؤ چې دلته هر سړے غل دے، داسې نه ده، داسې ماحول ئے Create کړے دے چې نيسی به د اول، شرموی به د اول، بې عزته کوی به د اول او بيا به د عدالت ته راولی چې نن دا انوسټی ګيشن کومه، نن دا انوسټی ګيشن کومه، نن دا انوسټی

ګیشن کوم، نو سپیکر صاحب! مونږ چې دا خبره کوؤ چې نیت او اراده د احتساب کولو نه ده، نیت او اراده د کرپشن د روک تهام او د ختمولو نه ده، ګڼې دا د وزیر اعلیٰ صاحب د Misuse of اختیار نه دے چې مونږ په کهلاؤ توګه باندې، نن یو منسټر دا خبره کوی چې وزیر اعلیٰ د خپلو اختیاراتو ناجائزه استعمال کوی نو ولې دا احتساب کمیشن وړوند دے خو دے نشی کولې کنه؟ چې دے نشی کولې نو مونږ ځکه دا خبره کوؤ چې دا توره په نیشنل پارټۍ باندې هغوی د پاسه نیولې ده، دوئ وائی چې مونږ به ترینه ویریږو، تاسو خو لا بیا هم په حکومت کښې یئ، مونږه پینځه کاله حکومت کړے دے نو زه د احتساب کمیشن جنرل ته او د هغه ملګرو ته او د هغې په شا باندې چې نن ضیاء الله خان دا خبره اوکړه چې تحریک انصاف د هغې په شا نه دے ، په تحریک انصاف کښې بعضې سوچ چې کوم دے د هغې خلقو په شا دے ، نو مونږه ورته په ډاګه وایو چې بیا د هغه خلقو نه نه یو یریدلی چې چا مونږ ته وئیلی وو چې په پینځه ورځو کښې به دننه دننه خپل حکومت پریږدئ نو ستاسو نه بیا مونږه څه ویریږو؟ د هر چا سره د سپیکر صاحب! حساب کتاب اوشی خو په دیکښې د تذلیل نه وی۔ سپیکر صاحب، تاسو سوچ اوکړئ، میډیا ټرائیل دے خدائے مه کړه، خدائے مه کړه سبا به ستاسو خلاف یو Statement راشی او یو میډیا ټرائیل به روان شی چې نن د کومې ادارې سره منسوب دا ټرائیل د چا خلاف روان وی نو که اداره دا خبره کوی چې دا ټرائیل مونږ نه کوؤ نو بیا د دې ادارې دا ذمه واری جوړیږی چې د هغې تردید اوکړی ځکه چې د هغوی هم نامه بدنامیږی، هغوی دا کار نه کوی، ځکه چې دا ورته اشاره شوې وی چې دا سړے به دیوال سره لګوم یا دا پارټی به دیوال سره لګوم۔ سپیکر صاحب، شاه فرمان صاحب ذکر اوکړو د کمیټئ، بالکل په دې کمیټې کښې پارلیمانی لیډران چې دی په احتساب کمیشن کښې چې کوم امنډمنټس د راؤړو او یا کوم تاسو دې هاؤس ته راوړی، مونږ ترینه په اخبار کښې خبر شو، مونږ ته خو چا ټیلیفون نه دے کړے، چا میټنګ نه دے رابللے، میټنګ شوے نه دے چې هغه امنډمنټس چې دی چې هغه په هغې کښې ډسکس شی، دا خو د ځان نه یو څیز روان دے او زما یقین دا دے چې په تاسو به هم په چا باندې زور وی ځکه چې هر سړے او هر وزیر اوس د دې خبرې نه یریږی چې که زه

خبره کوم نو داسې کار راسره کېږی لکه ضیاء الله سره ئے چې اوکړو۔ (قہقہے) دا خو بنکاره خبره ده په دیکښې خو بله خبره اوس نشته خو زه ضیاء الله خان ته دا خبره کوم چې دا خبره زه د دې د پاره نه کوم چې نن دا خبره مونږ پولیټکل سکورنگ په دې کوؤ، ضرور درته دا خبره کوم چې ان شاء الله د حق د پاره، په دې ملک کښې د کرپشن د ختمولو د پاره، په دې ملک کښې د بلاامتیاز احتساب کولو د پاره په ډاګه اودرېږه، ان شاء الله په ډاګه، په ډاګه به درسره ان شاء الله ولاړ یو چې ان شاء الله تعالیٰ څوک هم چې وی، دا به دلته مونږه خبره کوؤ۔

جناب سپیکر: شاہ فرمان خان! شاہ فرمان خان۔ایک منٹ جی، شاہ فرمان خان ایک وضاحت کریں، اس کے بعد۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: زه په دوه منټو کښې Explanation کومه۔۔۔۔

جناب سپیکر: محمد علی شاہ باچا! محمد علی شاہ باچا۔ چلوایک منٹ، چلیں ایک منٹ۔۔۔۔۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب! زما خبره واؤرئ۔

جناب سپیکر: دیکھیں اس طرح نہیں ہوتا نا۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: میں Adjourn کر لوں گا، اس طرح نہیں ہوتا، آپ مجھے موقع دیں، میں خود اپنی طرف سے کرتا ہوں، اس طرح نہیں ہوتا کہ آپ مجھے وہاں سے وہ کریں میں خود۔۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں میں کرتا ہوں، میں خود کرتا ہوں جی۔۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: جی میڈم! آپ بیٹھ جائیں۔۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: پلیز، بیٹھ جائیں جی۔ محمد علی شاہ باچا! پلیز محمد علی شاہ باچا۔

سید محمد علی شاہ: ډیره مهربانی جناب سپیکر صاحب! زه یوه خبره کوم۔۔۔۔۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب! سپیکر صاحب! آپ مجھے بات کرنے دیں، اس کے بعد۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ کوئی طریقہ نہیں ہے، میڈم! یہ کوئی طریقہ نہیں ہے، آپ بیٹھ جائیں (تالیاں) آپ بیٹھ جائیں پلیز، میں بالکل اس طرح نہیں ہوں، آپ بات کریں جی۔

سید محمد علی شاہ: سپیکر صاحب!

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب کو میری بات سننی چاہیئے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ته به هلته نه ما ته Dedicate کوې، ما ته هلته نه دغه راکوې، دغلته کېنېنه پلیز۔ جی محمد علی شاه باچا، محمد علی شاه باچا۔

سید محمد علی شاہ: ډیره مهربانی جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: محمد علی شاہ باچا پلیز۔

سید محمد علی شاہ: سپیکر صاحب! زه د۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: میں اجلاس کو Adjourn کرتا ہوں۔ میں اجلاس کو مورخہ 02 اکتوبر بروز جمعہ بوقت سہ پہر تین بجے تک کیلئے ملتوی کرتا ہوں۔

(اجلاس بروز جمعة المبارک مورخہ 02 اکتوبر 2015ء بعد از دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)